REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP-3.

جلد ۳۴　　شمارہ ۴۲

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عجب بشیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲ صفر ۱۴۰۶ ہجری　　۱۷ اخاء ۱۳۶۴ ہش　　۱۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ اخاء (اکتوبر) - سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور پُرنور بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔" الحمد للہ۔

احباب کرام بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں حضور انور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

⊛ — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ و بچگان نیز جملہ درویشانِ قادیان بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

⊛ — حسبِ پروگرام مورخہ ۱۲ اخاء (اکتوبر) سے لجنہ اماء اللہ قادیان کا سالانہ اجتماع شروع ہو چکا ہے جبکہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات اس کے بعد منعقد ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر سہ اجتماعات کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے۔ آمین۔

اسلام آباد (لندن) میں

مجالس خدام الاحمدیہ یورپ کا دوسرا کامیاب سالانہ اجتماع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب اور رُوح پرور مجلس علم و عرفان

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام دوسرا سہ روزہ یورپین اجتماع ۲۳ تا ۲۵ اگست ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ و اتوار اسلام آباد (انگلستان) میں نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں ۹۰۰ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ جن میں اطفال کی تعداد ۲۰۰ تھی۔ ۱۴ ممالک کے خدام و اطفال نے نہایت ذوق و شوق سے شرکت کی۔

انگلستان کے علاوہ شریک ہونے والے خدام و اطفال کی ملک وار تفصیل یہ ہے :-

جرمنی : ۱۱۹　فرانس : ۸　پاکستان : ۶
شام : ۲　سویڈن : ۲　ڈنمارک : ۲
بھارت : ۲　ناروے : ۱　ہالینڈ : ۱
سپین : ۱　ٹرینیڈاڈ : ۱　مسقط : ۱
بیلجیم : ۱

جرمنی کے خدام و اطفال جرمنی سے مقامِ اجتماع تک ایک کوچ (COACH) اور ایک منی بس کے ذریعہ آئے۔ اسی طرح بریڈفورڈ سے ۵، ایسٹ لنڈن سے ایک اور لنڈن مسجد سے ۲ منی بسوں کے ذریعہ خدام مقامِ اجتماع تک پہنچے۔ سات خدام سائیکلوں کے ذریعے مقامِ اجتماع تک آئے جو کہ ربوہ کے مرکزی اجتماع کی ایک اہم خصوصیت ہُوا کرتی ہے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس مرتبہ خدام الاحمدیہ کے مرکزی اجتماع کی روایت کے پیشِ نظر انگلستان کی ۲۷ مجالس نے ۴۵ خیمہ جات نصب کئے۔ اور ان ہی میں قیام بھی کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خیمہ جات کا معائنہ فرمایا اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ربوہ کا سا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے بھی ایک خیمہ نصب کروایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ نے پرچم کشائی کی۔ اور اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے روز بعد نمازِ مغرب مجلسِ عرفان میں خدام و اطفال کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ اور پھر آخری روز نمازِ ظہر کے بعد اختتامی اجلاس میں شرکت فرما کر اپنے دستِ مبارک سے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم فرمائے۔ نیز نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔ جس میں تبلیغ کے سلسلہ میں نہایت اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا ملخص

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اس موقع پر یہ مشکل ہے کہ کس زبان میں آپ کو مخاطب کروں۔ کیونکہ جرمنی سے آئے ہوئے اکثر خدام ایسے ہیں جو انگریزی بالکل نہیں سمجھتے اور یو۔کے کے بعض خدام ایسے ہیں جو اُردو بالکل نہیں سمجھتے اور اصول یہ ہے کہ جہاں ایسی تقریب ہو وہاں کی لوکل زبان میں سامعین کو مخاطب کیا جائے۔ ہمارے رسمی اور مستقل قسم کے جلسوں اور پروگراموں میں یہی اصول ہے۔ لیکن بعض اوقات عالمی تقاضوں کے پیشِ نظر ایک اور اصول کے تحت پہلے اصول کو نظر انداز بھی کیا گیا ہے۔ خطبہ جمعہ بھی اس لئے اُردو میں دیتا ہوں کہ یہ تمام دُنیا کے احمدیوں کا حق ہے جن کی اکثریت تاحال اُردو بولنے اور سمجھنے والی ہے۔

فرمایا: یہ اجتماع چونکہ یو۔کے میں ہے اس لئے یہاں آج کا خطاب انگریزی میں کروں گا مگر اُردو بھی ضروری ہے۔ اور چونکہ آج اُردو میں ساتھ ساتھ ترجمہ کرنے کا بندوبست نہیں لہٰذا جو باتیں انگریزی میں کہوں گا اُس کو ساتھ ہی اُردو میں بھی بیان کر دوں گا۔

اس اُصولی امر کے بعد حضور انور نے اجتماع کی غیر معمولی کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور انتظامات میں حصّہ لینے والے دوستوں کے لئے دُعا کی اور فرمایا، ہر احمدی اور خصوصاً نوجوانوں پر اس زمانہ میں سب سے بڑا جہاد سب سے زیادہ اہم کام اور ذمّہ داری یہ تبلیغ ہے۔ یہ تبلیغ ہر دوسرے مذہب کے افراد کو بھی اور ہر لامذہب شخص کو بھی کرنی ہے اور تادمِ واپسیں اس ذمّہ داری کی ادائیگی ضروری ہے۔

(باقی دیکھئے صٹ پر)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید سپاری مارکیٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مکرم صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ اخاء ۱۳۶۴ ہش

اِجتماعی ذکرِ الٰہی کے انمول مواقع !!

محبت و قربِ الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان جہاں اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے تابع کرے وہاں اپنی زبان کو بھی ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے معمور رکھے۔ قرآنِ مجید نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے عظیم الشان مقاصد میں سے ایک اہم ترین مقصد مومنوں میں ذکرِ الٰہی کی عادت اور لگن کو راسخ کرنا قرار دیا ہے۔ چنانچہ سورۃ الفتح میں اللہ تعالیٰ آپ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے :-

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ (آیت : ۹ - ۱۰)

ترجمہ :- (اے رسول!) ہم نے تجھے (اپنی صفات کے لئے) گواہ اور (مومنوں کے لئے) بشارت دینے والا اور (کافروں کے لئے) ہوشیار کرنے والا بناکر بھیجا ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو۔ اور اس کی عزت کرو۔ اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔

اِن آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک اہم اور بنیادی مقصد ایمان لانے والوں کو ذکرِ الٰہی کا پابند بنانا قرار دیا ہے وہاں قرآن کریم میں جابجا مختلف پیرایوں میں خود مسلمانوں کو بھی اِس امر کی تلقین فرمائی گئی ہے کہ وہ ہر لمحہ و ہر لحظہ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہا کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ہر فردِ اُمت کو مخاطب کرکے فرماتا ہے :-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا (المزمل : ۹)

ترجمہ :- اور چاہیئے کہ تو اپنے رب کا ذکر کیا کر۔ اور اُسی سے دل لگایا کر۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو اُسی کو اپنا کارساز بنا۔

انفرادی رنگ میں ذکرِ الٰہی کے التزام کا تاکیدی حکم دینے کے ساتھ ساتھ قرآنِ حکیم میں مسلمانوں کو بار بار اور بتکرار اِس امر کی بھی تلقین فرمائی گئی ہے کہ وہ جب بھی موقعہ میسر آئے باہم ایک جگہ اکٹھے ہوکر بھی اپنے رب کو یاد کیا کریں کہ اِس اجتماعی ذکر میں ہی بحیثیت جماعت ان کی دینی و دُنیوی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے :-

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (الجمعۃ : ۱۱)

ترجمہ :- اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اسی طرح اجتماعی ذکر کی فضیلت کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ (الاحزاب : ۴۲)

ترجمہ :- اے مومنو! اللہ کا ذکر بہت کیا کرو۔ اور صبح و شام اُس کی تسبیح کیا کرو۔

قرآنِ حکیم کے اِن تاکیدی ارشادات سے ذکرِ الٰہی کی ضرورت و اہمیت اور بے انداز فضیلت ظاہر و باہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی کو اپنی زندگی کا معمول بناکر ہمارے لئے ایک بہترین اور پاکیزہ عملی نمونہ قائم فرمایا وہاں آپ نے اپنے صحابہؓ کو بھی اجتماعی ذکرِ الٰہی کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے کے لئے بایں الفاظ تلقین فرمائی :-

لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔ (مسلم)

ترجمہ :- جب کسی قوم کے افراد باہم مل کر ذکرِ الٰہی کے لئے بیٹھتے ہیں تو فرشتے آسمان سے نازل ہوکر اُن کے گرد اگرد آجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اُن پر چھا جاتی ہے۔ اور سکینت اُن پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہوکر اُن کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔

مرکزِ سلسلہ میں منعقد ہو رہے ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات ہمیں اجتماعی ذکرِ الٰہی کی اِن ہی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونے کے انمول مواقع عطا کرتے ہیں، ہمارے اِن سراسر دینی اور روحانی اجتماعات کے انعقاد کا مقصد ہی یہ ہے کہ وسیع پیمانہ پر اجتماعی ذکرِ الٰہی کا ایک ایسا روح پرور ماحول پیدا کیا جائے کہ ہر شخص اپنے وجود میں اس کی عظیم الشان انقلابی تاثیرات کو محسوس کرنے لگے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اِن انمول مواقع سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے، ہماری زبانوں پر اس کا ذکر اِس کثرت سے جاری ہو کہ شیطان کی ہر آواز اِن ہروں کے نیچے دب جائے اور ساری دُنیا اپنے خالق و مالکِ حقیقی کو پہچاننے لگے۔ آمین۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ ؎

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دِل میں ہو عشقِ صنم، لب پہ مگر نام نہ ہو

(خورشید احمد انور)

سجدوں سے جبینوں کو چمکائے ہوئے رہنا !

اِک آگ سی سینوں میں دہکائے ہوئے رہنا
سجدوں سے جبینوں کو چمکائے ہوئے رہنا

معمور سدا رہنا ایماں کی حرارت سے
پہلو میں دِلوں کو تم گرمائے ہوئے رہنا

دیتے ہی سدا رہنا پیغام محبت کا
دُنیا سے نہ تم ہرگز اُکتائے ہوئے رہنا

بے چین سدا رہنا دُنیا کی ضلالت پر
گمراہیٔ عالم پر غم کھائے ہوئے رہنا

جس مُلک میں بھی پہنچو پیغامِ خدا لے کر
پرچم کو صداقت کے لہرائے ہوئے رہنا

دینداری و تقویٰ کو تم پیشِ نظر رکھنا
دُنیا کی بھی ہر گُتھی سُلجھائے ہوئے رہنا

لذات سے دُنیا کی رکھنا نہ تعلق تم
دُنیا کے علائق سے کترائے ہوئے رہنا

دِل جیت سکوگے تم اخلاق و محبت سے
اخلاقِ کریمانہ اپنائے ہوئے رہنا

افضالِ خداوندی پر شکر ہی لازم ہے
کچھ زیب نہیں دیتا اِترائے ہوئے رہنا

دُنیا ہی بدل ڈالی مُرشد نے سلیمؔ اپنی
ہر غیض کو پی جانا، غم کھائے ہوئے رہنا

○ سلیم شاہجہانپوری۔ نواب شاہ۔

خطبہ عید الضحیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ ظہور (اگست) ۱۳۶۴ ہش ۱۹۸۵ء بمقام اسلام آباد (انگلستان)

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ عید الضحیٰ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر ادارۂ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیاتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ۝ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝

اور پھر فرمایا:-

یہ سورہ الصّٰفّٰت کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے۔ اکثر اوقات عید الاضحیہ کے موقعے پر ان آیات کی تلاوت کی جاتی ہے چونکہ انگلستان میں پیدا ہونے والی نئی نسلیں زیادہ تر قرآن مجید کے ترجمے سے واقف نہیں اس لئے میں

ان آیات کا ترجمہ

بھی پڑھ کے سناتا ہوں۔

وَقَالَ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ یعنی قوم کے ظلم سے تنگ آکر انہوں نے یہ اعلان کیا کہ میں تو اپنے رب ہی کی طرف جاتا ہوں وُہی میری ہدایت فرمائے گا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے اور ساتھ ہی دُعا کی رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ اے اللہ مجھے صالحین میں سے اولاد عطا فرما یعنی صالح اولاد عطا فرما فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ اُس موقعے پر ہم نے اُسے ایک حلیم مزاج بیٹے کی خوشخبری عطا کی۔ پس جب وہ اس قابل ہو گیا کہ حضرت ابراہیم کے ساتھ یعنی اپنے باپ کے ساتھ دوڑ پھر کر اُن کے کاموں میں مدد کر سکتا ہو اُس وقت حضرت ابراہیم نے اُس بچے کو مخاطب ہو کر فرمایا اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ کہ میں تو خواب میں یہ دیکھتا ہوں کہ گویا میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس اے میرے بچے تیرا کیا خیال ہے؟ حضرت اسماعیلؑ نے عرض کی کہ اے میرے باپ! آپ کو تو وہی کرنا چاہیئے جو آپ کو حکم دیا گیا ہے اور جہاں تک میرا تعلق ہے آپ کو سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ آپ یقیناً مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

پس جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کی رضامندی حاصل کر لی اور زبردستی قربانی کو اپنے بیٹے پر نہیں ٹھونسا تب حضرت ابراہیمؑ نے انہیں پیشانی کے بل لٹایا تاکہ انہیں خواب کے مطابق ذبح کر سکیں۔ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ اس وقت ہم نے ابراہیم کو آواز دی کہ اے ابراہیم! قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا تو تو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے۔ اب کیا کر رہا ہے؟ رؤیا کا جو مفہوم تھا وہ تو تو پہلے ہی پورا کر چکا ہے اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اب تو تیری جزا کا زمانہ ہے اور اسی طرح ہم سب احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ یہ تو ایک بڑی کھلی کھلی آزمائش تھی جس سے تو گزرا ہے اور ہرگز مراد یہ نہیں تھی کہ تو اپنے بیٹے کو ظاہری طور پر قربان کر دے یعنی یہ مفہوم ہے وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ہم نے ابراہیمؑ کے بیٹے کو ایک ذبح عظیم کا فدیہ دے کر چھڑا لیا۔ ذَبْح کہتے ہیں گردن کاٹنے کو اور ذِبْح کہتے ہیں اس قربانی کو جس کی گردن کاٹی جائے وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ اور آخرین میں ہم نے اُس کے لئے ایک ذکر چھوڑا ایک دُعا چھوڑی وہ کیا تھا سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ کہ ہمیشہ بعد میں آنے والے یہ کہتے رہیں کہ ابراہیم تجھ پر سلامتی ہو۔ اے خدا! ابراہیم پر سلامتی بھیج۔ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں اور

یہ جزاء کی جو تکرار ہے

اس کا تعلق آخرین سے ہے یعنی اُس وقت جو جزاء خدا نے ان دونوں کو دی باپ اور بیٹے کو وہ وہیں ختم نہیں ہوئی بلکہ ایک جاری رہنے والی جزاء تھی بعد کے زمانے میں آخرین میں یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے سے پھر اُس کے درود پڑھے جانے تھے اور یہاں اُخریٰن نہیں فرمایا بلکہ آخِرِین فرمایا ہے۔ کیونکہ آخرین عموماً محاورے کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دورِ اُخریٰ سے تعلق رکھنے والا زمانہ ہے جسے آخرین کا زمانہ کہتے ہیں قرآن کریم میں بھی اُسے آخرین کا زمانہ فرمایا گیا اور احادیث نبوی میں بھی اسے آخرین کا نام دیا گیا اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ اُخریٰن نہیں فرمایا کہ توجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ ثانی کی طرف منتقل نہ ہو بلکہ دورِ اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے بعد میں آنا تھا حضرت ابراہیم کے اس زمانے میں جو درود کا سلسلہ شروع ہونا تھا یہاں اُس کا ذکر ملتا ہے۔

مفسرین نے ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بعد لحاظ سے اپنے آپ کو

بہت اُلجھن اور مشکل

میں پایا۔ ایک ذبح عظیم کی بحث کہ یہ ذبح عظیم کیا تھا اور دوسرا قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا کی بحث۔ مفسرین کی توجہ اس طرف ضرور گئی ہے کہ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ سے پہلے حضرت ابراہیمؑ اس رؤیا کی تعبیر پوری فرما چکے تھے اور اس پر عمل کر چکے تھے اگر عمل کر چکے تھے تو پھر اس کا کیا مطلب ہے کہ دوبارہ پھر شروع کر دیا؟ اور اگر اس کا تعلق اسی سے ہو قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا تو اس کا تو یہ مطلب ہے ذبح کر چکے ہو تم حالانکہ ذبح نہیں کیا تھا تو اس اُلجھن میں وہ پھنس گئے اور دوسرے ذبح عظیم سے کیا مراد ہے؟ اور اصل اُلجھن کی وجہ یہ بنتی ہے ان کے لئے کہ اگر ذبح سے مراد مینڈھا لیا جائے جیسا کہ روایات میں ملتا ہے کہ ایک مینڈھا بھی اس وقت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذبح کیا لیکن اُسے ذبحِ عظیم کیوں فرمایا گیا؟ قربانی جب فدیہ دیا جاتا ہے تو اعلیٰ چیز کا ادنیٰ چیز سے فدیہ دیا جاتا ہے اور اس کی گردن آزاد کروائی جاتی ہے اعلیٰ چیز کو ادنیٰ چیز پر قربان نہیں کیا جاتا اس لئے مینڈھے کو عظیم کیوں فرمایا؟ جب کہ عظیم تو حضرت اسماعیلؑ تھے جن کی گردن مینڈھے کو ذبح کر کے آزاد کروائی گئی اگر وہی مراد ہے تو اس عظیم نے ان کو بہت ہی مشکل میں اور عظیم مشکل میں ڈال دیا۔

چنانچہ ایسی

عجیب و غریب روایات

ان دو الجھنوں کے نتیجے میں پھر اسلامی تفسیر میں رواج پا گئیں کہ جب

آج آپ ان کو پڑھتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ کیسے کیسے بڑے بڑے علماء نے بھی ایسے عجیب قصوں کو جگہ دے دی قرآن کریم کی تفسیر میں لیکن وہ لوگ مجبور تھے بعض باتوں کا اُن کو علم نہیں تھا اور زمانہ بھی اس قسم کا تھا کہ عجیب و غریب قصوں کو بغیر کسی سوال کے قبول کر لیا جاتا۔

تو بہر حال جو مختلف روایات اہم تفاسیر میں ہمیں ملتی ہیں اُن کی رُو سے یہ قصہ یوں بنتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مینڈھا ذبح کیا وہ عظیم اس لئے کہلایا کہ وہ زمین کا مینڈھا نہیں تھا وہ آسمان سے اُتارا گیا تھا اور خود خدا نے اس کو نازل فرمایا تھا۔ ایک وجہ یہ بیان کی گئی۔ ایک وجہ یہ بیان کی گئی کہ نبی باپ اور نبی بیٹا وہ جو بھی قربانی کریں وہ عظیم ہو گئی۔ اس نقطۂ نگاہ سے بھی وہ عظیم کہلایا۔ ایک یہ بھی کہا گیا کہ دراصل اس کی عظمت اس بات میں ہے یہ مینڈھے کی کہ چالیس بہاریں اُس نے جنت کی دیکھی ہیں اور چالیس سال تک جنت میں یہ چرا ہے۔ تو اوّل تو چالیس سال جنت کا گھاس چر کر ویسے بھی اُسے موٹا تازہ اور فربہ ہونا ہی تھا اور پھر جنت کی گھاس چرا ہؤا مینڈھا تو عظیم ہی کہلائے گا بہر حال اور ایک یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دراصل یہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے ہابیل نے جو قربانی پیش کی تھی اور وہ قبول کر لی گئی تھی یہ وہی مینڈھا ہے گویا پندرہ سو سال تک یہ پلا ہے اور اس عرصے میں جتنا عظیم ہو چکا ہوگا اُس کا آپ اندازہ کر سکتے ہیں کتنا ہو گیا ہوگا؟ اور یہ روایت بیان کر کے مفسر لکھتے ہیں کہ اب تو ظاہر بات ہو گئی کہ عظیم کیوں کہا گیا؟ کتنا بڑا ہو گیا ہوگا؟ عام مینڈھا دو چار سال کی پرورش میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے تو یہ تو کوئی پندرہ سو سال یا کچھ زائد کا زمانہ چرتا رہا ہے جنت میں۔ بڑی مشکل میں پڑ گئے کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ لیکن مجبور تھے قرآن کریم پر ایمان مطلق تھا اور کامل تھا۔ اور جہاں اُلجھن میں پڑتے تھے اُس کا حل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

اس زمانے کی اُن روایات سے جو ان تک پہنچی تھیں اور تقویٰ کے ساتھ یہ کام کرتے تھے۔ آپ کو اس لئے تعجب ہوتا ہے کہ آپ ایک روشنی کے زمانے میں آنکھیں کھولے ہوئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ بھی

بے انتہا روشن زمانہ

نظر آتا ہے اور درمیان کی جو راتیں گزری ہیں آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اصل وہ زمانہ تھا جہالت کا اور بڑے بڑے علماء تک بھی وہ باتیں نہیں پہنچ سکتی تھیں جو آج ایک عام چھوٹے سے بچے تک بھی پہنچ جاتی ہیں۔ اس لئے ان پر کسی قسم کے تمسخر کا سوال نہیں۔ بڑے بڑے بزرگ اور خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے لوگ تھے۔ بڑی خدمتیں کی ہیں انہوں نے اسلام کی لیکن مجبوریاں تھیں ان کی بے اختیاریاں تھیں اور ایک بے اختیاری سب سے بڑی یہ تھی کہ حضرت ابن عباس کی ایک روایت اُن تک پہنچی اور وہ اس کو سمجھ نہ سکے حضرت ابن عباس کا مقام مفسرین میں ایک بہت ہی عظیم الشان مقام ہے۔ کیونکہ خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے آپ کو دعا دی تھی کہ اے بچے! اللہ تعالیٰ تجھے فہم قرآن عطا فرمائے اور بلاشبہ آپ کی تفاسیر بہت ہی گہری حکمت کا خزانہ ہیں۔ لیکن اتنی لطیف باتیں آپ کرتے تھے ایسے باریک اشارے آپ رکھتے تھے چھوٹی سی بات میں بھی بڑا مضمون بیان فرما دیتے تھے کہ ظاہر پرستی کا جب زمانہ آیا ہے دو چار سال کے بعد ظاہر پرستی کا تو نہیں کہنا چاہیئے مگر نسبتاً کم روشنی کا زمانہ آیا ہے تو ان اشاروں کو ان باریک حکمتوں کو سمجھنے کی بجائے مفسرین نے ان کو ظاہر پر محمول کر لیا۔ مثلاً یہی روایت کہ ہابیل حضرت آدم کے بیٹے نے جو قربانی پیش کی تھی یہ وہی ہے۔ اس کو وہ سمجھ نہیں سکے۔ یہ ابن عباس کی روایت ہے۔ حضرت ابن عباس کی مراد یہ تھی کہ ہابیل کی قربانی تقویٰ کی وجہ سے قبول ہوئی تھی جس کو قرآن کریم کھول کر بیان کر رہا ہے اور حضرت ابن عباس یہ وہم بھی نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی ظاہر پر محمول کرے گا اس مضمون کو۔ مُراد یہ تھی کہ وہ تقویٰ کی قربانی جس کا آغاز ہابیل سے ہوا اُسی سنت کو دوبارہ ابراہیم نے بڑی شان کے ساتھ ظاہر کیا ہے اور اس کا اصل مفہوم حضرت عباس کی روایت کا یہ بنتا ہے کہ ہابیل نے بھی زندگی وقف کی تھی تمام عمر اپنے وجود کو خدا کے لئے پیش کیا تھا اور چونکہ وہ تقویٰ کے ساتھ پیش کیا گیا تھا خدا نے اُسے قبول فرما لیا اور پھر زندگی بھر وہ خدا کی راہ میں وقف رہا تو اگر وہ مینڈھا تھا تو پھر یہ بھی مینڈھا ہے اور خدا کی راہ میں ذبح ہونے والے مینڈھے ایسے ہؤا کرتے ہیں یہ اشارہ تھا حضرت ابن عباس کا جسے یہ سمجھ نہیں سکے اور ابن عباس ہی کی

ایک اور روایت

اس مضمون کو کھولتی ہے اور اسے بھی یہ نہیں سمجھ سکے اور ان دونوں روایتوں میں حضرت ابن عباس منفرد ہیں۔

یہ عجیب ہے حیرت انگیز بات کہ ہابیل کی طرف اشارہ کرنا کبھی سوائے حضرت ابن عباسؓ کے کسی مفسر، کسی راوی، کسی صحابی یا تابعی کی طرف منسوب نہیں ہوتا اور یہ دوسری روایت بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی طرف منسوب نہیں ہوتی۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا ایک مینڈھا نہیں دو مینڈھے ذبح کئے گئے تھے اور ساری تاریخ یہود کی روایات اور مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ دو مینڈھے نہیں تھے ایک ہی مینڈھا تھا اور یہاں بھی ایک ہی مینڈھے کا ذبح عظیم میں ذکر چل رہا ہے تو حضرت ابن عباسؓ کی طرف وہ سمجھتے تھے کہ غلط روایت منسوب ہو گئی ہو گی حالانکہ حضرت ابن عباسؓ وہی ہابیل والے مضمون کو کھول رہے تھے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو بیٹے تھے۔ دونوں ہی آپ نے قربان کر دیئے تھے خدا کی راہ میں۔ ذبح عظیم حضرت اسماعیلؑ کہلائے۔ لیکن دوسرے بیٹے کو بھی نہ بھولنا وہ بھی خدا کی راہ میں حضرت ابراہیم نے خود اپنے ہاتھ سے دیا تھا۔ تو چونکہ نہایت ہی لطیف تفسیر کرنے والے تھے اور جس زمانے میں وہ روایات پہنچی ہے وہ زمانہ موٹا ہو چکا تھا۔ اتنا باریک فہم کا زمانہ نہیں رہا تھا کہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روشنی کا زمانہ اور آپؐ سے ہدایت پا کر اور آپ کی دُعا کے نتیجے میں تفسیر کرنے والا ایک مقدس وجود اور کہاں بعد میں آنے والے علماء خواہ ان کا کتنا بڑا مرتبہ ہو؟

تو یہ دو باتیں نہ سمجھنے کے نتیجے میں یہ ساری اُلجھنیں پیدا ہو گئیں اور باقی جتنی روایات ہیں یہ یہود اور اسرائیل کی روایات ہیں جن کو پھر انہوں نے قبول کرنا شروع کر دیا۔ بنیاد مینڈھے کے تصور کی بعض صحیح روایات سے نکلی اور پھر اس کے ارد گرد تانا بانا بُنا گیا اور یہاں تک عجیب و غریب روایات پھر راہ پا گئیں کہ ایک مفسر لکھتے ہیں کہ یہ مینڈھا خود حضرت جبرائیلؑ لے کر نیچے اُترے تھے اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

"گناہ کے دور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے"
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچرس ۱۴ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
گرام: GLOBE XPORT فون: ۲۶۰۰۲۴

نے مینڈھا دیکھا تو آپؑ نے تکبیر کی، اللہ اکبر کہا اور پھر حضرت اسماعیلؑ نے بھی اللہ اکبر کہا۔ پھر حضرت جبرائیل نے بھی اللہ اکبر کہا۔ پھر مینڈھے نے بھی اللہ اکبر کہا، تب وہ بیچارہ ذبح کیا گیا۔ صرف حضرت حسنؓ ہیں جو یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ مینڈھا اور کہیں سے نہیں آیا تھا۔ یہ ایک ظاہری نشان تھا قربانی کا۔ جو اسی جنگل میں صحرا کا مینڈھا تھا وہیں جھاڑیوں میں پھنس گیا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کے تصرف کے تابع حضرت ابراہیم کو دیا گیا۔

تو یہ تو درست ہے یہ روایات سے ثابت ہے کہ ایک مینڈھا ضرور ذبح کیا گیا ہے لیکن قرآن کریم اس مینڈھے کو عظیم نہیں کہہ رہا یہ بھی

قطعی بات

ہے اور قد صدقت الرؤیا کا مضمون اس مضمون کو کھول رہا ہے اور وہ آیت اس آیت کی مدد کر رہی ہے۔ فرمایا جو ذبح عظیم ابراہیم نے اسماعیل کو بے آب و گیا جنگل میں لاکر قربانی کے طور پر چھوڑا تھا حضرت ابراہیمؑ کا اسماعیلؑ کو لاکر ایک ایسے جنگل بیابان میں چھوڑ دینا جہاں اس وقت گھاس کا تنکا بھی موجود نہیں تھا۔ کوئی پانی نہیں تھا کوئی کھانے کا انتظام نہیں تھا اور خدا پر توکل کرتے ہوئے کامل یقین کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ کہ اگر مارے بھی جائیں تو میری بیوی اور بیٹے تب بھی میں نے اپنی رؤیا کو پورا کرنا ہے۔ یہ قربانی تھی جو ذبح عظیم تھا تو فدینہ بذبح عظیم سے مراد یہ ہوگی کہ چھوٹی قربانی قبول کرنے کی بجائے ہم نے بڑی قربانی قبول کر لی اور چونکہ پہلے ہی قبول کر چکے تھے اس لئے ہم نے کہا کہ اب تو اس قربانی کے معنی ہی کوئی نہیں ہیں۔ ہم ذبح عظیم جب قبول کر بیٹھے ہیں تو اس چھوٹے ذبح کی بات کیوں کرتے ہو؟ یعنی عمر بھر خدا کی راہ میں وقف ہونا اور انتہائی مشکلات کو دیکھنے کے باوجود اس سے غافل ہو کر نہیں، معلوم کر کے کہ یہ دکھ آنے ہیں وقف کی راہ میں ہمیشہ وقف کو قبول کر لینا اور ہمیشہ اس پر تاحیات قائم رہنا یہ اللہ کے نزدیک ذبح عظیم ہے ایک تفسیر اس کی یہ بنتی ہے۔

مفسرین نے ذبح عظیم میں عظمت کے لفظ سے لمبے زمانے کی طرف بھی توجہ کی یعنی اُن کا دھیان لمبے زمانے کی طرف منتقل ہوا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ مینڈھے کی عظمت اس بات میں تھی کہ ماضی میں چالیس سال رہا یا ماضی میں پندرہ سو سال رہا۔ زمانے سے عظمت تو ضرور پیدا ہوتی ہے لیکن وہ یہ بات بھول گئے کہ

آئندہ زمانے کی طرف

اشارہ تھا نہ کہ گزشتہ زمانے کی طرف ایک ایسے ذبح عظیم کی طرف بھی اس میں اشارہ تھا جو آئندہ ہونے والا تھا اور بہت لمبے زمانے تک اس ذبح عظیم نے باقی رہنا تھا یعنی معنوی طور پر ایک ایسی قربانیوں کا سلسلہ شروع ہونا تھا جس نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے لے کر یوم آخرت تک باقی رہنا تھا۔ پس وہ ذبح عظیم ہے پس وہ ذبح عظیم سے پہلا ذبح عظیم حضرت اسماعیل بنتے ہیں اور اس کے بعد دوسرا ذبح عظیم آخرین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور پھر آپ کے متبعین کا زمانہ ہے جس میں زندگی بھر کی قربانیاں بکثرت دی جانی تھیں اور یہ زمانہ نہ ختم ہونے والا ہے۔

پس اس مضمون پر نظر ڈال کر ہمیں ایک یہ بات بھی سمجھ آگئی کہ ہم درود شریف میں حضرت ابراہیم کا نام کیوں لیتے ہیں؟ اور کسی نبی کا نام نہیں لیا جاتا۔ حضرت موسیٰ بھی بہت عظیم نبی تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو بھی قرآن کریم نے بڑی عزت اور پیار سے یاد کیا ہے اور بڑے بڑے انبیاء ہیں جن کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابراہیم کو درود کے لئے خالص کر لینا چن لینا تمام انبیاء کا نام چھوڑ کر اس میں کیا حکمت ہے؟ اس کا علم بھی ان ہی آیات سے ہوتا ہے چنانچہ فرمایا وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ۔ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ہم نے ابراہیم کی اس قربانی کو اتنی محبت اور پیار سے دیکھا اس طرح قبول فرمایا کہ ایک دفعہ صرف جزا نہیں دی، تھوڑے وقت کی جزا نہیں دی۔ بلکہ خدا نے جو اس پر سلامتی بھیجی، وہ سلامتی آخرین میں اس کے لئے باقی رکھی گئی اور

نہ ختم ہونے والے زمانے تک

مسلمان ہمیشہ ہمیش کے لئے لوگ جب محمد مصطفیٰؐ پر درود بھیجیں گے تو حضرت ابراہیم پر بھی سلام بھیجا کریں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں جن قربانیوں کا ہجوم ہونا تھا بے پناہ قربانیاں دی جانی تھیں اُس کا آغاز حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی قربانی سے ہوا ہے کیونکہ گہرا تعلق ہے اس کا اس لئے ان کا ہی نام چنا گیا سلامتی بھیجنے کے لئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیشگی کی جو قربانی ہے۔ زندگی بھر کی قربانی یہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اچانک پیدا ہو جانے والی قربانی اور اچانک ختم ہو جانے والی قربانی سے بہت زیادہ بڑا مرتبہ رکھتی ہے کیونکہ جسمانی طور پر ذبح ہونے کو ادنیٰ فرمایا اور لمبا عرصہ تک زندگی بھر خدا کے رستے میں اپنے آپ کو پیش کرنے کو ذبح عظیم فرمایا اور فرمایا اس ذبح عظیم کے ذریعے ہم نے اس کا فدیہ دے دیا یعنی جان بچائی کیونکہ اس سے زیادہ عالیشان قربانی اُس سے زیادہ خدا کی نظر میں قیمت رکھنے والی قربانی وہ بچہ پیش کر چکا تھا اور اس کا باپ پیش کر چکا تھا تو اس سے ہمیں درود میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کی حکمت بھی سمجھ آگئی اور ان کی آل کی حکمت بھی سمجھ آگئی۔ لیکن یہ مضمون ابھی یہاں ختم نہیں ہوتا کَمَا کا لفظ بھی اس سے حل ہو گیا لوگ تعجب کیا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر مرتبے کے لحاظ سے تو بہت زیادہ خدا کے فضل نازل ہوئے ہیں اور آپؐ کی آل پر مرتبے کے لحاظ سے اور کثرت کے لحاظ سے بھی ہر گزشتہ نبی سے زیادہ خدا کے فضل اور رحمتیں نازل ہوئی ہیں۔

تو یہ کہنا کہ جیسے ابراہیم پر کیا تھا رسول اللہ صلعم پر بھی کر دے یہ سمجھ نہیں آرہی بات تو خدا کے سب سے بڑے فضلوں کے وارث، آپؐ کی خاطر کائنات پیدا کی گئی، آپ سید ولد آدم اور جب دعا مانگتے ہیں آپ کے لئے تو کہتے ہیں جیسے ابراہیم پر تو نے کیا تھا ویسے کر دے۔ حالانکہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ فضل پہلے ہی ہو چکے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تو یہاں کَمَا مرتبے کے اظہار کے لئے نہیں آیا بلکہ

قربانی کی نوعیت کی طرف اشارہ

کرنے کے لئے آیا ہے کہ اے اللہ! ویسی سلامتی بھیج جیسے تو نے ابراہیم پر بھیجی تھی یعنی اُسے ایک عظیم الشان قربانی کی توفیق بخشی تھی اور زمانے

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)

NO 75 FARAH COMMERCIAL
COMPLEX. J.C. ROAD BANGALORE
PIN: 560002 PH- 228666

محتاجِ دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائنز اینڈ جے این انٹرپرائزز

کے لحاظ سے چونکہ وہ پہلے تھے اس لئے فرمایا کہ ان قربانیوں کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اُمّت میں بھی ہمیشہ جاری رہے۔ تو سلامتی کے مضمون کو کھولنے کے لئے اللہ کی رحمتیں کیوں نازل ہو رہی ہیں اس کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کما کا لفظ رکھا ہے کہ جس طرح ابراہیم پر تونے قربانیوں کی وجہ سے رحم فرمایا تھا سلامتی بھیجی تھی اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپؐ کی اُمّت کی عظمتیں ہمیشہ قربانیوں کے ساتھ وابستہ رہیں اور عظیم تر قربانیوں کی اُن کو توفیق عطا فرماتا چلا جا۔

پس یہاں برابری نہیں ہوتی بلکہ نوعیت درُود کی کیا ہے اسے سمجھایا گیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس لحاظ سے امر واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کی اُمّت کو اوّل دور میں بھی اور آخر دور میں بھی کما کا ایسا حق ادا کرنے کی توفیق ملی ہے کہ اس کے مقابل پر جب ہم وہ قربانی دیکھتے ہیں تو وہ بالکل منفرد سی اور بے معنی سی، چھوٹی سی ہو کے دکھائی دینے لگتی ہے

ایک اسماعیل کی بجائے ہزار ہا اسماعیل

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو عطا کئے گئے اور ایک ذبح عظیم کی بجائے لکھوکھہا "ان گنت ذبح عظیم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو عطا کئے گئے اور ابراہیمؑ اور اسماعیل کا زمانہ تو کٹ جاتا رہا بیچ میں نئی شریعتوں کے ذریعے لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا زمانہ ایک نہ کٹنے والا" ایک نہ ختم ہونے والا زمانہ تھا جو آج بھی جاری ہے اور کل بھی جاری رہے گا۔

پس اگر درود کے اندر آپ عظمت پیدا کرنا چاہتے ہیں، اگر درُود سے حقیقی استفادہ کرنا چاہتے ہیں تو کما کے لفظ کو نہ بھولیں پس جب آپ اپنے آپ کو قربانیوں کے لئے پیش کریں گے تو پھر آپ کے درُود میں طاقت پیدا ہو گی۔ پھر آپ کما کا کما حقہٗ حق ادا کر رہے ہوں گے۔ ورنہ خالی منہ کی بات رہے گی۔

اس ضمن میں مَیں جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ

درُود سے بکثرت استفادہ کریں

... بڑا شیریں مادہ ہے نہ ختم ہونے والا اور فرشتے جو آپس میں باتیں کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم ڈھونڈتے ہیں وہ کون ہے جس کو سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے عشق ہے اور سب سے زیادہ آپ پر درُود بھیجنے والا ہے؟ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہی وہ شخص ہے گویا جو کچھ ملا درود کی برکت سے ملا لیکن خالی منہ سے درود پڑھنے کے نتیجے میں نہیں بلکہ درُود پڑھتے ہوئے اس کی حکمت کو جانتے ہوئے اور اس ارادے کے ساتھ کہ اس درود کے جو تقاضے مجھ پر عائد ہوتے ہیں مَیں ان کے لئے تیار ہوں۔

پس جب اس طریق پر آپ درُود پڑھتے ہیں تو آپ کے اُوپر جہاں ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہاں ساتھ ساتھ آپ کے درُود کا مقام بھی متعین ہوتا چلا جاتا ہے کس حد تک وہ مقبول ہو گا اور کس حد تک اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں گی؟ پس پڑھنے والے خواہ کروڑوں اور اربوں ہوں ہر ایک کے درُود کا ایک مقام ہے، اپنا ایک منتہیٰ ہے اور ایک جیسا اثر نہیں دکھائے گا۔ بعض لوگ وظیفہ پوچھتے ہیں اگر ان کو درُود بتایا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ساری رات پڑھتے رہے بلکہ کئی مہینے پڑھتے رہے کوئی فرق نہیں پڑا اس لئے کہ وہ خالی تھا اپنی ایک ذاتی تمنا کی خاطر پڑھا گیا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عشق کی خاطر نہیں پڑھا گیا اور اگر عشق کی خاطر پڑھا گیا تو اس میں تصور زیادہ پایا جاتا تھا۔ مضمون کی حقیقت کم پائی جاتی تھی اگر اس طرح درود پڑھے جائیں گے تو ان کے الگ الگ نتیجے نکلیں گے۔

پس جتنا آپ درُود کو اپنی محبت سے بھرتے چلے جائیں گے جتنا آپ درُود کو کما کے مضمون کو سامنے لاکر

ذاتی قُربانیوں کے عزم

سے بھرتے چلے جائیں گے اور اگر ہمت نہیں پائیں گے تو ساتھ ہی یہ دُعا کریں گے کہ اے خدا! ہمیں بھی توفیق عطا فرما کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم آلِ ابراہیم کو بھی تونے ہی توفیق عطا فرمائی تھی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اُمّت کو بھی تو ہی توفیق عطا فرمائے گا۔ پس ہمیں محبت تو بہت ہے لیکن اس محبت کا حق ادا کرنے کی طاقت کم ہے۔ رُوح میں جوش بھی ہے، ولولہ بھی ہے، پیار ہے، لیکن اس کو عمل میں ڈھالنے کے لئے جو توفیق ملا کرتی ہے وہ تیرے بغیر نہیں مل سکتی

تو جب اس طرح جماعت درُود پڑھے گی تو اس کے دو فائدے ہوں گے کم سے کم یعنی دو شکلوں میں اس کے دو واضح فائدے مجھے نظر آتے ہیں جو اپنی ذات میں پھر لامتناہی ہیں اوّل تو یہ کہ انفرادی طور پر جماعت کے ہر شخص کا تقویٰ اور قربانی کا معیار بڑھنا شروع ہو جائے گا اور جماعت اُتنی بھی رہے تب بھی ہماری مجموعی طاقت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ ہر فرد کی طاقت بڑھے گی جس کے نتیجے میں کل جماعت کی طاقت اور ہو گی آج اور ہو گی اور آئندہ کل اور ہو گی کیونکہ ہر شخص میں ایک نئی عظمت ہو گی اور جماعت کی کایا پلٹنی شروع ہو جائے گی جب تک ایسے افراد کی کثرت نہ ہو جن میں تقویٰ اپنے صحیح مضمون کے ساتھ نہ پایا جاتا ہو اپنی صحیح شکل میں نہ پایا جاتا ہو اس وقت تک ہماری جماعت کی طاقت کچھ نہیں طاقت کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور درود شریف کے ذریعے تقویٰ کا ایک خاص رنگ آپ کے اوپر جاری ہو جاتا ہے۔

دو باتیں مثلاً میں نے جو بیان کی ہیں تو بڑی وضاحت کے ساتھ آپ کو عطا ہونی شروع ہو جاتی ہیں ایک حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت اور پیار اور دوسرے درود شریف کے مفہوم کو سمجھ کر اپنی ذات کو یہ تحریک مسلسل ہر دفعہ ضرورت پڑنے پر کہ میں بھی کما والے لوگوں میں شامل کیوں نہ ہوں۔ کیوں نہ میں اپنی قربانی کا کچھ معیار بڑھاؤں؟

تو ایک تو اس لحاظ سے

جماعت کی عظمت اور طاقت

میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ دوسرے دُعا مقبول ہونے لگے گی۔ کیونکہ دُعا کے لئے جیسا کہ میں نے کل بھی بیان کیا تھا اللہ کی محبت چاہیئے اور اللہ کی محبت اگر حقیقی ہو تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ کے محبوب کی محبت دل میں نہ ہو۔ ایک تو یہ طبعی نتیجہ ہے کہ اللہ کی محبت کے نتیجے میں اللہ کی سچی محبت پیدا کرنے والے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے تبھی محبت کرتے ہیں دوسرے یہ کہ درُود شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمیں یہ نقطہ سمجھا دیا کہ جب تم دُعا کو طاقت دینا چاہو تو اپنے لئے دُعا مانگنے سے پہلے درود پڑھ لیا کرو اس

ارشادِ نبویؐ

لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا

(ابن ماجہ)

ترجمہ:- کوئی عورت اس وقت تک خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے والی نہیں جب تک کہ وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

سے تمہاری دعاؤں کو تقویت مل جائے گی۔ تو دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی درود کو ضروری قرار دے دیا اور یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ قرآن کریم آپ کو وسیلہ قرار دیتا ہے اور خدا تک پہنچنے کے ہر راستے میں محمدیت کھڑی ہے روک بننے کے لئے نہیں آپ کو آگے بڑھانے کے لئے اپنا ہاتھ پکڑانے کے لئے تاکہ مشکل تر مقامات تک آپ کو پہنچا دے جہاں تک آپ خود اپنی انفرادی طاقت سے نہیں پہنچ سکتے۔ یہ مفہوم ہے وسیلہ ہونے کا خالی شفاعت فرضی شفاعت مراد نہیں ہے۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے ہمیں سمجھایا کہ میں دعاؤں کی قبولیت میں بھی ان معنوں میں وسیلہ ہوں کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو، اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو، اس کے نام کی تکبیر کرو، تو اس کے بعد پھر مجھے یاد رکھا کرو، مجھ پر درود بھیجا کرو اور خدا کو مجھ سے ایسی محبت ہے اور ایسا پیار ہے کہ اگر تم بھی مجھ سے محبت کروگے اور پیار کروگے تو اللہ تم سے محبت اور پیار کرنے لگے گا۔ اگر تم میرے لئے دعائیں مانگوگے تو تمہارے لئے خدا کے فرشتے دعائیں مانگیں گے۔ تمہاری دعا اکیلی نہیں رہے گی بلکہ آسمان پر تمہارے لئے شور پڑ جائے گا کہ اے خدا! تیرے محبوب کے حق میں یہ دعائیں کر رہا ہے تو اس کی دعائیں قبول فرما، تو ہماری اس کے لئے دعائیں قبول فرما۔

چنانچہ قرآن کریم کھول کر بیان فرماتا ہے کہ

خدا کے فرشتے مومنوں پر بھی درود بھیجتے ہیں!

جہاں یہ فرمایا کہ اللہ کے رسول پر درود بھیجتے ہیں وہاں خدا نے یہ بھی فرمایا کہ مومنوں پر بھی خدا کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ وہ کس وقت بھیجتے ہیں؟ اس وقت بھیجتے ہیں جب صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا پر مومن عمل کر رہے ہوتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مشغول ہوتے ہیں اور قرآن ہمیں خبر دیتا ہے یہ کوئی فرضی قصہ نہیں ہے، محض یہ کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہے، کوئی تقریر کا بیان نہیں ہے، حقیقت ہے سو فیصدی یقینی جو قرآن نے واضح فرمائی ہے کہ جب خدا کے مومن بندے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہوتے ہیں تو خدا کے عرش پر اس کے فرشتے مومنوں پر درود بھیج رہے ہوتے ہیں۔

اس سے ایک اور مضمون پتہ چلا کہ اللہ کے محبوبوں پر کسی کے احسان کا کوئی قرض نہیں ہوا کرتا۔ اگرچہ درود کا آغاز اس بات سے ہوا تھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم ہمارے محسن ہیں اور لامتناہی احسانات آپ نے ہم پر کئے ہیں۔ خدا کے محبوب ہیں اس لئے ہمیں ان سے محبت ہے کیونکہ ہم خدا سے محبت کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ہوا تھا کہ آپ نے ہمیں قربانیاں سکھائیں

قربانیوں کی عظمتیں عطا کیں

ایسی قربانیاں عطا فرمائیں جو مقبول قربانیاں ہیں لیکن پھر بھی کسی کے نفس میں انانیت کا یہ کیڑا آ سکتا تھا۔ بہرحال میری طرف سے کچھ فیض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا ہے۔ میں نے بھی تو دعا کی ہے۔ میری دعاؤں کو بھی تو خدا نے مقبول کیا ہوگا۔ ورنہ مجھے حکم کیوں ہوتا دعا کرنے کا تو اس نفس کے کیڑے کو کلیتہً کچلنے کے لئے اس کثرت سے خدا کے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں کہ جتنا درود اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا تھا اس سے ہزاروں لاکھوں گنا اس کو عطا ہو جاتا ہے انعام کے طور پر اور ہمیشہ احسان مزید اور مزید اور مزید محمد رسول اللہ صلعم کا زیر احسان ہوتا چلا جاتا ہے۔ ناممکن ہے کہ ساری دنیا مل کے ہمیشہ بھی درود آپ پر بھیجے تو کوئی ایک ذرہ بھی احسان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کر سکے۔ وہ ساری کوششیں آسمان سے باران رحمت بن کر اس پر برستی ہیں اور لقد ادائیگی ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ کا ایک یہ بھی مضمون ہے۔

وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اس طرح ہم محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں کہ ان پر نیکی کا بدلہ فوراً عطا کر دیتے ہیں اور نہ اللہ پر بندے کا کوئی احسان چڑھ سکتا ہے نہ اس کے پیاروں پر بندوں کا کوئی احسان چڑھ سکتا ہے۔ پس اس زمانے میں جو

ہمارے لئے خاص ابتلاؤں کا زمانہ ہے

اور قربانیوں کا زمانہ ہے درود شریف کا مضمون اس زمانے سے اتنا گہرا تعلق رکھتا ہے کہ اس سے استفادہ نہ کرنا اور خشک دل سے ان قربانیوں سے گزر جانا بڑی سخت محرومی ہوگی۔ میں نے تو اپنا ہمیشہ سے یہ لازمہ پکڑا ہوا ہے کہ کبھی بھی دعا بغیر درود کے نہیں کرتا۔ پہلے درود پڑھتا ہوں خدا کی تحمید کے بعد اور تسبیح کے بعد یقیناً کیونکہ جو ازلی ہے وہ بہرحال اول ہے اولیت اللہ اور اسکی محبت کو ہے اس کے نتیجے میں پھر ساری محبتیں پھوٹتی ہیں سارے مرتبے پیدا ہوتے ہیں اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے ہمیں خود سکھایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا میں نے ذکر کیا ہے ان کے متعلق روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خود سکھایا کہ اس طرح دعا کیا کرتے ہیں۔ پہلے خدا کی حمد کرو اس کی تسبیح کرو اس کی تکبیر کرو اور پھر مجھ پر درود بھیجو پھر تم اب دوسری دعائیں کرو، پھر دیکھنا وہ دعائیں کتنی مقبول ہوتی ہیں اور پھر ایک روایت میں پتہ چلتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اس حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا مسجد میں کہ اسی نصیحت پر عمل کر رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بشاشت سے تمتما اٹھا آپ نے فرمایا ہاں یہ ٹھیک ہے۔ یہ ہے طریق دعا کا۔

تو آپ بھی اپنی دعاؤں کو مقبول بنانے کے لئے مزید طاقت دینے کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے اس طریق پر عمل کریں تو یہ قربانیاں جو ابھی بھی رنگ دکھا رہی ہیں ان کو چار چاند لگ جائیں گے۔ اتنے حیرت انگیز نتائج ان کے ظاہر ہوں گے کہ آپ کی عقلیں دنگ رہ جائیں گی کہ ہم تو ہم کبھی نہیں کر سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ قربانیوں کو قبول فرما کر اتنے احسان فرما سکتا ہے اس کے احسانات کا سلسلہ تو لامتناہی ہے اور پھر وہ آخرین آپ کے لئے پیدا ہوں گے جو آپ پر سلام بھیجا کریں گے وہ آخرین آپ کو بھی عطا ہوں گے جو آپ پر درود بھیجا کریں گے۔ ایک لامتناہی سلسلہ ہے نعمتوں کا جو ان قربانیوں سے آپ حاصل کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے توفیق عطا فرمائے کہ یہ دور اپنا عظمتوں کا دور ہو کہ مذہب کے آسمان پر ایک کہکشاں بن جائے چمکتی ہوئی جس رستے سے گزر کر پھر آئندہ بھی لوگ بلندیوں تک پہنچا کریں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا اب دعا کر لیجئے اور دعا میں اپنے قربانی کرنے والے بھائیوں کو خصوصیت سے یاد رکھیں۔ اسلام کی عظمت کے لئے تو ہر احمدی ہر وقت دعا گو رہتا ہے ان مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں جو محض لاعلمی میں بظاہر اسلام کی محبت میں ایسی حرکتیں کر رہے ہیں جو اسلام کے اوپر داغ ڈال رہی ہیں اور شرم آتی ہے ان حرکتوں کو دیکھ کر غیر ان کو دیکھ کر اسلام سے متنفر ہو کر دور بھاگنے لگتے ہیں تو ان بھائیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ؎

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعویٔ حبّ پیمبرم

اے میرے دل گالیاں سنتا ہے یہ بھی تو دیکھ کہ آخر میرے ہی محبوب پیغمبر کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں ان لوگوں میں تو نہیں جو کھلم کھلا انکار کر رہے ہیں اور کھلم کھلا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے ہیں۔

تو یہ بھی ایک مرتبہ ہے اس لئے اپنے مسلمان بھائیوں کی ہدایت کے لئے بہت دعا کریں کثرت کے ساتھ اور جیسا کہ میں نے طریق بیان کیا ہے کہ جب آپ درود کثرت سے پڑھیں گے اول تو اسی میں دعا آ جائے گی یہ دعا کریں کہ الٰہی ہمیں شامل کر لے ان کو اور پھر الگ بھی دعا کریں اپنے شہداء کے لئے دعا کریں، شہداء کے بچوں کے لئے ان کے عزیزوں کے لئے اور ساری جماعت کے لئے عمومی طور پر اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمارا ہر قدم ترقی کی منزلیں ہر روز آگے بڑھے۔ اس کے بعد حضور انور نے پرسوز لمبی دعا فرمائی۔

اسلام آباد میں مجالس خدام الاحمدیہ کا اجتماع (بقیہ صفحہ ۱)

پس ہر احمدی تبلیغ میں شامل ہو اور خصوصاً نوجوانوں پر یہ اہم فریضہ ہے۔

فرمایا کہ یہ محاورہ کہ "موت اور زندگی کا سوال ہے" میں اس میں یہ اصلاح کرتا ہوں کہ احمدی کی زندگی اور موت کا سوال نہیں بلکہ زندگی اور زندگی کا سوال ہے۔ کیونکہ احمدیت کی ڈکشنری میں "موت" کا کوئی لفظ نہیں اور اس زندگی کے لئے اس وقت کا سب سے اہم تقاضہ تبلیغ ہے اور سب سے بڑا جہاد تبلیغ ہے اور جس طرح جہاد میں اسلحہ کا استعمال ہوتا ہے اور بعض ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے، اور جنگ میں ہتھیار استعمال کرنے کا طریقہ آنا ضروری ہے۔ ورنہ بعض اوقات وہی ہتھیار اپنے خلاف استعمال ہونے لگتے ہیں۔

پس جہاں تبلیغ کے لئے دلائل اور کتب کا مطالعہ بہت ضروری ہے وہاں سب سے مقدم ہتھیار "دعا" ہے اس کے بغیر کسی کام کی توفیق نہیں مل سکتی نہ پڑھنے اور نہ سیکھنے کی، دعا کے بغیر نہ خدا سے محبت کا تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے علم کے لئے یہ شرط ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون کہ اسے صرف پاک لوگ ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

فرمایا: یہ دعا ایک بہت بڑا خزانہ ہے جو احمدیت کے ساتھ ہمیں ملا ہے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے ہمیں اس کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور آپؑ نے جس شدت اور کثرت کے ساتھ دعا کی اہمیت واضح کی ہے پرانی تمام کتب جو پہلے بزرگوں نے لکھیں ان سب کو جمع بھی کر دیا جائے تب بھی اپنی اہمیت، کثرت، شدت اور حکمت کے لحاظ سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مقابلہ نہیں کر سکیں۔

پس تبلیغ کو دعا کے ساتھ شروع کریں اور دعا کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں پھر دیکھیں کہ آپ کے لئے کس طرح تبلیغ کے نئے نئے راستے کھلتے ہیں۔ نئے نئے دلائل سوجھتے ہیں۔ خطرات کے وقت، اور مشکل فیصلوں کے وقت کس طرح آپ کے لئے آسانی کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔

فرمایا کہ دعا کے بعد دوسرا ہتھیار "تعلق باللہ" ہے کیونکہ ہتھیار خواہ کتنا بھی اعلیٰ ہو مگر اس کو چلانے کے لئے طاقت (انرجی) کی ضرورت ہوتی ہے چلانے کے فن اور داؤ پیچ کے علاوہ طاقت بھی بہت ضروری ہوتی ہے۔ تبلیغ میں یہ طاقت (انرجی) اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ جس طرح مادی دنیا میں ہر قسم کی طاقت کا انحصار یا ہر قسم کی طاقت کا سرچشمہ سورج ہے اسی طرح روحانی دنیا میں تمام تر طاقتوں کا سرچشمہ تعلق باللہ ہے اور دعا کی جان بھی اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہے۔ پس اپنے عسر و یسر میں خدا تعالیٰ سے تعلق قائم رکھیں۔ کیونکہ اس کے وقت میں اگر کسی سے تعلق قائم ہو تو وہی مشکل میں بھی کام آتا ہے ورنہ مشکل میں تعلق قائم کرنا زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔

فرمایا: تبلیغ کے لئے تیسرا ہتھیار "علم" ہے صرف اپنے مذہب کا علم ہی کافی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب کا اور مذاہب کے علاوہ لامذہب تحریکوں مثلاً کمیونزم وغیرہ کا علم بھی ضروری ہے۔

فرمایا کہ علم حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں ایک مطالعہ تحقیق وغیرہ اور دوسرے عملاً میدان کارزار میں کودنا اور تجربہ کرنا وغیرہ۔ فرمایا کہ علم کے حصول کے لئے بہت چیزوں کی ضرورت بھی پڑتی ہے اور پھر بھی انسان صرف اپنے مذہب کا مطالعہ بھی مکمل نہیں کر سکتا اور یہ بہت مشکل ہے کہ ایک شخص اپنے مذہب کا بھی پورا علم رکھتا ہو اور دوسرے مذاہب کا بھی لیکن اس زمانہ میں یہ مشکل اس طرح حل کر دی گئی ہے کہ عام طور پر لوگ مذہب سے دور ہیں وہ خواہ مذہبی ہوں یا دہریہ۔ مذہب کا مطالعہ بہت کم رکھتے ہیں اس لئے آپ کو بات کرنی آسانی ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیرونی جماعتوں میں سے جرمنی کے خدام کے جذبہ تبلیغ کو سراہا اور ان کی مزید حوصلہ افزائی فرمائی اور بہت تبلیغ کرنے کی تلقین فرمائی۔ اسی طرح پاکستان میں جماعت پر غیر معمولی مصائب کے باوجود پاکستانی احمدیوں کی تبلیغ پر بھی بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ نیز فرمایا کہ جرمنی والے بعض خط لکھتے ہیں کہ ہم تبلیغ میں بہت زور مار رہے ہیں مگر کامیابی نہیں ہوتی۔

فرمایا کہ ایسے موقع پر آپ کے لئے علم نہیں بلکہ صرف دو ہتھیار باقی رہ جاتے ہیں۔ دعا اور تعلق باللہ پس خدا والے بنیں تو آپ کے اندر ایک کشش ہو گی اور دوسرے آپ کے اندر اپنے لئے محبت جوش کرے گا۔ اور یہی فرق ہے مولویت میں اور اللہ والے میں۔ مولویت معاشرے کو دھکے دیتی ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف نفرت اور تکفیر کی تعلیم دیتی ہے اور اس پر تسلی نہ ہو تو قتل پر ترغیب دیتی ہے۔ مگر اللہ والے معاشرے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور یہی کشش تھی جو آنحضرت صلعم کے اندر موجود تھی کہ دشمن بھی آپ کی طرف مائل ہوتا چلا جاتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں طاقت عطا فرمائے اور حوصلہ اور موقع دے اور ہم ہر وقت اسکو یاد کرنے والے ہوں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کرائی یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس اجتماع میں جن کھیلوں کے مقابلے ہوئے ان میں کبڈی کا تماشی میچ بھی تھا جو جرمنی اور انگلستان کے درمیان ہوا۔ جسے جرمنی نے جیت لیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ میچ مشاہدہ فرمایا اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور از راہ شفقت کھلاڑیوں کو مصافحہ کا شرف بھی بخشا۔ کبڈی کے علاوہ فٹ بال والی، بال، رسہ کشی، پیدل سفر دوڑوں گولہ پھینکنے، اونچی چھلانگ اور وزن اٹھانے کے مقابلے بھی ہوئے۔

علمی مقابلوں میں بھی خدام و اطفال نے نہایت ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا جن میں حفظ قرآن۔ تلاوت قرآن کریم، اذان، نظم، پیغام رسانی، عام دینی معلومات تیار کردہ اور فی البدیہہ تقاریر کے مقابلے شامل تھے۔

علمائے سلسلہ کی نہایت عالمانہ و عارفانہ تقاریر سے بھی خدام و اطفال نے استفادہ کیا اور سوال و جواب کی نہایت مفید اور دلچسپ مجلس بھی منعقد ہوئی جس میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور، محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد اور محترم منصور احمد عمر صاحب نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔

نماز تہجد اور پنجوقتہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی اور قرآن و حدیث کے بابرکت درس اجتماع کے پروگرام کا بنیادی حصہ تھے جس سے خدام و اطفال علمی اور تربیتی لحاظ سے بہت مستفید ہوئے۔ قیام و طعام کے جملہ انتظامات نہایت عمدگی سے کئے گئے مکرم محمد صفی صاحب چغتائی قائد برطانیہ کی قیادت میں خدام کی انتظامیہ کمیٹی نے اجتماع کی کامیابی کے لئے دن رات کام کیا اور بعض نے ایک ایک ہفتہ رخصت لیکر مقام اجتماع کو تیار کرنے کیلئے کام کیا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ یو کے نے ایک دیدہ زیب SOUVENIR بھی شائع کیا جس میں حضور ایدہ اللہ کی رنگین رائل کی تصویر کے ساتھ ساتھ حضور کا وہ خصوصی پیغام بھی شائع کیا گیا جو حضور نے اس اجتماع کے موقع پر تمام خدام و اطفال کے نام تحریر فرمایا اور جس کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اے میرے عزیزو! آپ کامل یقین اور توکل اور صبر اور استقلال اور جاں سوزی اور وفاداری کے ساتھ اپنی تمام صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے ان روشن دنوں کو قریب تر لانے کی کوشش کرتے رہیں جنکا آنا آسمان پر مقدر ہو چکا ہے۔ اور جس کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ اس طرح فرماتے ہیں: "وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا۔ نہ کند ہو گا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔"

(تذکرہ صفحہ ۲۸۶)

الغرض اسلام آباد کا پر رونق اور سر سبز و شاداب ماحول مسلسل تین روز تک اجتماع کے حسن میں اضافہ کرتا رہا اور اجتماع کا دینی اور روحانی پروگرام اسلام آباد کی رونق کا موجب رہا اور اس طرح تمام شرکا آسمانی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹ کر اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۲۳ اگست ۱۹۸۵ء)

آل کرناٹک احمدیہ مسلم کانفرنس

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آل کرناٹک احمدیہ مسلم کانفرنس، یادگیر میں ۲-۱۰ نومبر کی تاریخوں میں منعقد ہوگی۔ کرناٹک کی جماعتوں کے احباب کو کثرت سے کانفرنس میں شریک ہونا چاہیئے۔ دوسری جماعتوں کے نمائندگان بھی شرکت فرما سکتے ہیں مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام جماعت یادگیر کے ذمہ ہوگا۔ خط و کتابت کیلئے پتہ درج ذیل ہے:

سیٹھ محمد الیاس امیر جماعت احمدیہ
حسن منزل ۔ ڈاکخانہ یادگیر
ضلع گلبرگہ ۔ کرناٹک پن نمبر ۵۸۵۲۰۱

"مُہر" کا غلط تصور

از مکرم سید عبد العزیز صاحب مقیم نیوجرسی ——— امریکہ

قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا گیا ہے اور یہ بہت بڑا فضیلت کا مقام ہے۔ لفظ خاتم کے عنوان سے ایک مبسوط مضمون کئی صفحات پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد چہارم میں شامل ہے نہایت مفید محققانہ آرٹیکل ہے لفظ خاتم کے معنی اور اس کے استعمال کے متعلق نہایت عمدہ ریسرچ ہے

خاتم کے معنی مذکورہ بالا آرٹیکل میں یہ لکھے ہیں۔ مُہر۔ انگوٹھی۔ نقش۔ یہ تینوں معانی حقیقت میں ایک ہی ماخذ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں مُہر کے معنی چھاپ کے بھی ہیں نقش اور چھاپ ایک ہی چیز ہیں۔ انگوٹھی کو بھی بطور مُہر کے استعمال کیا جاتا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر بھی انگوٹھی کی شکل میں تھی ان معانی کی رو سے خاتم النبیین کا ترجمہ یہ ہوگا نبیوں کی مُہر یا نبیوں کا نقش۔ یا نبیوں کی انگوٹھی۔

مُہر کا خاصہ یہ ہے کہ وہ نقش پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ سلطان کی مُہر وزیر کی مُہر۔ خلیفہ کی مُہر۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مُہر نبیوں کی مُہر۔ تو اس سے یہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ مُہر سے کیا مراد ہے۔

مخالفین احمدیت کا یہ دعویٰ ہے کہ مُہر کا مقصد بند کرنا ہوتا ہے۔ لہٰذا نبیوں کی مُہر کا معنی یہ ہوا کہ آنحضرتؐ کے بعد نبی بند۔ جماعت احمدیہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مُہر کے ہیں۔ لیکن یہ تسلیم نہیں کرتی کہ مُہر کا کام بند کرنا ہوتا ہے۔ یا مُہر کے معنی بند کرنے کے ہیں

جیسا کہ اوپر کی سطور میں وضاحت کی جا چکی ہے مہر کے معنی چھاپ اور نقش کے ہیں۔ اور یہی معنی خاتم کے ہیں مُہر کا یہ خاصہ ہے کہ اس سے نقش پیدا کیا جا سکتا ہے اور کیا جاتا ہے پہلے اس کے کہ میں نقش اور چھاپ کے معنی لفظ خاتم کے لئے استعمال کروں اور خاتم النبیین پر چسپاں کروں۔ غیر احمدی علماء کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ساری دنیا میں کوئی ایسی مُہر تلاش کریں جو چیزوں کے بند کرنے کے کام آتی ہو۔ جانوروں اور انسانوں کو بھی بند کرنے کے کام آتی ہو۔ آپ ساری دنیا چھان لیں آپکو کوئی ایک مُہر بھی نہیں ملے گی جو کسی چیز کو بند کر سکتی ہے۔ اس کا نام مُہر نہ ہوگا۔ سلطان کی مُہر اور وزیر کی مہر وضاحت کر دیتی ہیں کہ مُہر کیا چیز ہے اور جس مہر کا ذکر ہے اس کا بند کرنے سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ مُہر کو بند کرنے کا ذریعہ سمجھنا جہالت کا ثبوت ہے۔

خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مُہر کی بجائے نبیوں کے نقش کے کرنا زیادہ مناسب اور موزوں اور عام فہم معلوم ہوتے ہیں۔

انفرادی اور اجتماعی مُہر میں فرق

انفرادی مُہر میں مُہر ہمیشہ بے جان چیز ہوتی ہے جیسے زید کی مُہر سلطان کی مُہر۔ لیکن اجتماعی مُہر میں مُہر ہمیشہ انسان ہوتا ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اُس خاص گروپ کا فرد ہوتا ہے مثلاً خاتم الاولیاء میں خاتم (مُہر) نہ صرف انسان ہے بلکہ اولیاء کے گروپ کا ایک فرد ہے۔ خاتم الشعراء میں خاتم انسان ہے بلکہ شعراء کے گروپ کا ایک فرد ہے۔ قارئین بدر نے نوٹ کیا ہوگا۔ کہ انفرادی مُہر ہمیشہ بے جان ہوتی ہے اور مُہر کی نوعیت نہیں بدلتی خواہ وہ زید کی ہو یا بکر کی مُہر ہمیشہ بے جان ہوتی ہے۔ لیکن اجتماعی مُہر بدلتی رہتی ہے۔

افسوس علماء کہلانے والوں نے انفرادی اور اجتماعی مُہر میں کوئی تمیز نہیں کی ایک بے جان مہر اور ایک اعلیٰ انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نقش الانبیاء ہیں ایک ہی ترازو سے تولتے ہیں۔ انفرادی بے جان مُہر میں اور اجتماعی مُہر میں کوئی مماثلت نہیں ہے۔

خاتم الانبیاء کے معنی نبیوں کی مُہر کرنا ایک غلط تاثر پیدا کرتا ہے کہ گویا یہ مُہر بھی انفرادی مُہر کی طرح ایک بے جان چیز ہے۔ بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی نقش الانبیاء کئے جائیں جو کہ لغت عرب کے اور کلام عرب کے عین مطابق ہے۔ جیسے خاتم الاولیاء اور خاتم الشعراء ایسی صورت میں خاتم النبیین۔ خاتم الاولیاء اور خاتم الشعراء کے معانی افضل الانبیاء افضل الاولیاء اور افضل الشعراء ہوں گے یہ معنی نقش سے ماخذ ہیں۔ غیر احمدی علماء سخت غلطی خوردہ ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مُہر کے معنی بند کے ہیں۔ دوسرے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خاتم اور ختم دونوں ایک ہی ہیں۔ کتنی بڑی جہالت ہے پھر اپنے خیال کے ثبوت میں قرآن سے مثال پیش کرتے ہیں۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ یعنی اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دلوں اور کانوں پر مُہر لگا کر اُن کو بند کر دیا۔

حالانکہ آیت کریمہ کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ ماننے والوں کے دلوں اور کانوں پر چھاپ لگادی تاکہ وہ نشان رہے اور قیامت کے روز مومن دیکھیں کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے خدا کی آیات کا انکار کیا یہ چھاپ یا مُہر تعارف کے لئے ہوگی جیسے کتاب پر مُہر لگادی جاتی ہے تاکہ یہ علم رہے کہ یہ کس کی کتاب ہے یا جیسے کپڑے کے تھانوں پر مُہر یا چھاپ لگادی جاتی ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ کپڑا کس فیکٹری کا بنا ہوا ہے۔ انگلش زبان میں اسے IDENTIFICATION کہتے ہیں یا کوئی اور نشان لگادیا جاتا ہے۔

دوسرا اس کا جواب خود قرآن میں موجود ہے۔ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ۔ یعنی نیک لوگ ایسی شراب پلائے جائینگے جس پر مُہر لگی ہوگی سوال یہ ہے اگر مُہر کے معنی بند کے ہیں تو پھر نیک لوگ وہ شراب کیسے پی سکیں گے جس پر مہر لگی ہوئی ہوگی جس کے معنی علماء کے نزدیک بند کے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو مُہر یا چھاپ لگی ہوئی ہوگی وہ اس بات کا نشان ہوگی کہ شراب خالص ہے اور پینے کے لئے رکاوٹ نہ ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ ؛

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے بارہ میں اخبارات کے تراشے

حضرت چوہدری صاحبؓ کی جماعتی و ملی خدمات کے پیش نظر سلسلہ احمدیہ کی طرف سے لندن میں ایک کتاب مرتب کی جا رہی ہے جس میں آپ کے انتقال پر دنیا کے اخبارات نے جو کچھ لکھا ہے خبروں کی صورت میں اور اداریہ جات کے طور پر۔ وہ بھی شامل کیا جانے والا ہے متعدد جماعتوں نے ایسے تراشے بھجوائے تھے۔ لیکن اندازہ ہے کہ ایسے سارے کٹنگز نہیں موصول ہوئیں۔ مثلاً تلگو۔ تامل۔ ملیالم اور اڑیہ، مرہٹی زبانوں کے۔ سو صدر صاحبان خاص طور پر توجہ فرمائیں اور ایسے کٹنگز جلد از جلد مجھے بھجوا دیں۔ جملہ مبلغین صاحبان بھی اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ ساتھ ہی ترجمہ بھی بھجوایا جائے۔

مرزا وسیم احمد
صدر تبلیغی کمیشن قادیان

دورہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقف جدید

جماعت ہائے احمدیہ بنگلور۔ مدراس۔ حیدرآباد۔ چنتہ کنٹہ۔ ضلع ورنگل کی جملہ جماعتیں۔ یادگیر۔ گلبرگہ۔ لکھنؤ۔ کانپور۔ شاہجہانپور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید مع انسپکٹر وقف جدید یکم نومبر تا ۱۲ ؍ دسمبر بغرض وصولی چندہ وقف جدید دورہ کریں گے۔ دیگر شعبہ جات کے پروگراموں کا جائزہ لیکر تفصیلی پروگرام تیار کر کے تمام جماعتوں کو اطلاع دیدی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

انچارج وقف جدید
انجمن احمدیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام

تیسری پندرہ روزہ تربیتی کلاس

رپورٹ مرتبہ مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ نائب سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حدیث شریف میں آتا ہے:۔

"مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ مَشٰی فِیْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔"

یعنی جس نے علم حاصل کیا وہ جنت کے باغوں میں پھرے گا۔

جنت خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حکموں سے ملتی ہے اور خدا کی خوشنودی اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کیا جائے اور خدا تعالیٰ کے حکموں پر اسی وقت عمل ہو سکتا ہے جب آدمی کو علم حاصل ہو۔ مطلب یہ ہوا کہ اگر جنت چاہتے ہو تو دل لگا کر علم حاصل کرو۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان اپنے معاشرہ کا خود ہی خالق ہے۔ ضروریات زندگی پوری کرنے کی جدوجہد کے دوران اس کا معاشرہ بنتا اور ترقی کرتا ہے پس آج جب کہ ہم غلبہ اسلام کی عظیم صدی میں سے گذر رہے ہیں اور ہمیں اپنے معاشرہ کو خالصتاً روحانی معاشرہ بنانا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا مرد ہو یا عورت ہر ایک اپنا اپنا کردار ادا کرے۔ اس روحانی معاشرہ کی تشکیل کے لئے ہمارا دینی علم حاصل کرنا ضروری فرض بن جاتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار ہمیں نصیحت فرما رہے ہیں کہ ہم اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو کر لوگوں تک پیغام حق پہنچائیں۔ یہ فریضہ تبلیغ ہم احسن طریق پر اُسی وقت ادا کر سکتے ہیں جبکہ ہم خود تعلیم یافتہ ہوں گے انہی مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے گذشتہ دو سال سے لجنہ اماء اللہ قادیان کے تحت ممبرات لجنہ اماء اللہ کی تربیتی کلاس لگائی جا رہی ہے۔ امسال ماہ اگست میں بفضلہ تعالیٰ تیسری پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگائی گئی جس کا نصاب تیار کرنے میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے ہماری راہنمائی فرمائی اور اپنی مصروفیات کے باوجود کلاس کی نگرانی بھی فرماتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی درازی عمر عطا فرمائے آمین۔ اسی طرح محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ مقامی اور محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ مقامی بھی وقتاً فوقتاً کلاس کی نگرانی فرماتی رہیں فجزھما اللہ تعالیٰ خیراً۔

کلاس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ بی اے پاس لڑکیاں معیار اول میں اور انڈر گریجویٹ معیار دوئم میں شامل تھیں۔ تربیتی کلاس کا نصاب اور پڑھانے والوں کی تفصیل اس طرح ہے:۔

قرآن مجید:۔ نصاب میں پہلا پارہ باترجمہ اور سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے مختصر نوٹس رکھے گئے تھے۔ معیار اول کو محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ نے اور معیار دوئم کو خاکسار نصرت سلطانہ نے ترجمہ پڑھایا۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے نوٹس تفسیر کبیر سے مکرمہ عقیلہ عفت صاحبہ نے تیار کر کے لکھوائے۔

عام دینی و تربیتی امور:۔ قرآن مجید اور احادیث نبویؐ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے تمام دینی و تربیتی معلومات بہم پہنچائیں۔ موصوف نے نصاب میں رکھے گئے درثمین کے چیدہ چیدہ اشعار کی تشریح بھی سمجھائی۔

کلام:۔ کلام کے پرچہ میں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بائبل کی پیشگوئیاں" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت از وید، "ک دھرم" نیز کشتی نوح میں سے قرآن اور انجیل کا موازنہ والا حصہ برائے مطالعہ رکھا گیا تھا۔ اس نصاب کو مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے پڑھایا اور نوٹس لکھوائے۔

تاریخ:۔ تاریخ کے پرچہ میں قرون اولیٰ کے تین صحابہؓ اور تین صحابیاتؓ کا مختصر تعارف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہؓ کا تعارف شامل تھا جس کو مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے پڑھایا اور نوٹس لکھوائے۔

اس کے علاوہ استخارہ، رویت ہلال، دعوت کھانے کی اور غصہ و طیش کے شر سے بچنے کی دعائیں یاد کروائی گئیں نیز بعض آیات قرآنیہ کے بعد پڑھے جانے والے دعائیہ کلمات۔ تسبیحات اور استغفار وغیرہ بھی یاد کروائے گئے۔

نماز عصر باجماعت ادا کرنے کے بعد علماء کرام کی تقاریر کا پروگرام ہوتا تھا ہر تقریر کے ممبرات نوٹس لیتی تھیں جن کا بعد میں امتحان بھی لیا گیا۔ تقاریر کے اس پروگرام میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دام ظلہٗ۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری۔ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے علی الترتیب "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم"، "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام"، "برکاتِ خلافت" فریضہ تبلیغ اور احمدی مستورات"، اطاعتِ نظام"، "فضائل قرآن مجید" تربیت اولاد قرآن کی روشنی میں"۔ "اسلام اور امنِ عالم"، "اسلام اور پردہ" نیز "موجودہ زمانہ کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئیاں" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

کلاس کے اختتام پر ہر اُستاد کے تیار کردہ پرچہ سوالات کے مطابق ممبرات کا امتحان لیا گیا۔ کلاس سے تقریباً ۵۰ ممبرات نے استفادہ کیا اور ۳۲ ممبرات امتحان میں شامل ہوئیں دو ممبرات نے امتحان کے پورے پرچہ جات نہ دیئے اور اس طرح باقی ۳۰ ممبرات کامیاب ہوئیں رزلٹ اس طرح ہے

قرآن کریم (معیارِ اوّل)

اوّل:۔ عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ
دوم:۔ عزیزہ قمر النساء صاحبہ
سوم:۔ عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ
" :۔ عزیزہ امۃ الشکور تنگلی صاحبہ
" :۔ عزیزہ رضیہ بیگم پونچھی صاحبہ

قرآن کریم (معیار دوئم)

اوّل:۔ عزیزہ عزیزہ مبارکہ صاحبہ
دوم:۔ عزیزہ سعیدہ پروین صاحبہ پونچھی
سوم:۔ عزیزہ امۃ الحئی فاروق صاحبہ

میزان (معیار اوّل)

اوّل:۔ عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ پونچھی
دوم:۔ عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ
سوم:۔ عزیزہ امۃ الشکور تنگلی

میزان (معیارِ دوئم)

اوّل:۔ عزیزہ سعیدہ پروین صاحبہ پونچھی
دوم:۔ عزیزہ عزیزہ مبارکہ صاحبہ
سوم:۔ امۃ الحئی فاروق صاحبہ

اللہ تعالیٰ ہماری ممبرات کے علم میں برکت عطا فرمائے اور انہیں سلسلہ کیلئے مفید وجود بنائے آمین

ولادتیں

(۱)۔ ہمارے مخلص نو احمدی بھائی مکرم غضنفر حسین خانصاحب پولیس وائرلیس آپریٹر و اسسٹنٹ سب انسپکٹر ساکن والیالی (گوہ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نواسی عطا فرمائی ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین سے نومولود کے نیک صالحہ و خادمہ دین ہونے اور درازی عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے نیز مکرم غضنفر حسین خانصاحب کی استقامت کی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

خاکسار حضرت منڈا سنگھ صدر جماعت احمدیہ ہبلی

(۲)۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو بتاریخ ۲ ستمبر ۸۵ء تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "ثاقب احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود حافظ سعادت علی صاحب شاہ جہانپوری مرحوم کا پوتا اور مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم آف لکھنؤ کا نواسہ ہے اس خوشی میں بطور شکرانہ اعانت بدر میں ۱۰/ روپے ادا کرتے ہوئے قارئین سے عزیز نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازی عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

(خاکسار مظفر احمد اقبال قادیان)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر
ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

لجنہ اماء اللہ قادیان میں بیداری کی نئی لہر

مکرمہ بُشریٰ صادقہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان لکھتی ہیں کہ بفضلہٖ تعالیٰ گزشتہ کچھ عرصہ سے لجنہ اماء اللہ قادیان میں بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہوئی ہے۔ ماہِ ستمبر کے شروع میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ہدایت پر قادیان کے چاروں حلقہ جات کی صدر و سیکرٹریان کا انتخاب ہوا اور طے کیا گیا کہ ہر حلقہ' جمعہ کو یا کوئی اور دن مقرر کر کے اپنا علیحدہ اجلاس کرے اور مہینہ کے آخری جمعہ کو چاروں حلقہ جات کا مشترکہ اجلاس نصرت گرلز اسکول میں منعقد ہوا کرے تاکہ ہر حلقہ کی پورے ماہ کی کارگذاری سامنے آسکے۔

چنانچہ ماہِ ستمبر میں ہر حلقہ نے اپنے اپنے اجلاس کرنے کے بعد مورخہ ۲۷/۹/۸۵ کی شام کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت میں مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید، عہد خوانی اور نظم کے بعد چاروں حلقہ جات کی صدر صاحبات نے اپنے اپنے حلقہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ حلقہ عـ۳ نے حُسنِ قرأت کا مقابلہ کروایا۔

ازاں بعد خاکسار بُشریٰ صادقہ حمیہ حلقہ عـ۲ نے بعنوان "خدا تعالیٰ کا فضل یا انسان کے اعمال" اور محترمہ نصرت سلطانہ صاحبہ حلقہ عـ۲ نے بعنوان "سیرت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب" تقاریر کیں۔ حلقہ عـ۳ نے "پیارے رسول کی چند پیاری باتیں" کے تحت ذہنی آزمائش کا پروگرام پیش کیا۔ اور حلقہ عـ۴ نے بیت بازی کا مقابلہ کروایا بعدہٗ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ حلقہ عـ۱ نے اسلامی پردہ کے موضوع پر تقریر کی۔

اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس کے امتحان میں نمایاں پوزیشن لینے والی ممبرات کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم کئے۔

بعد ازیں محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اختتامی خطاب سے نوازا۔ آپ نے آج کے مشترکہ اجلاس کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک چھوٹی سی سکیم کے تحت عہدیداران اور ممبرات نے ایکدوسرے سے آگے بڑھنے کی خوشکن کوشش کی ہے۔ زندگی کی جن علامات اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی جس لگن کو دیکھنے کی میں عرصہ سے متمنی تھی وہ مجھے ہر بہن کے چہرے پر نظر آرہی ہے۔ آپنے ہر حلقہ کو وقت کی پابندی اختیار کرنے اور بزرگانِ سلف کے حالات و واقعات کو تازہ کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آنے پر درود و سلام کا باآواز بلند ورد کرنے سے متعلق تاکیدی نصائح فرمائیں۔

آپ نے انعام لینے والی ممبرات کو مبارکباد دیتے ہوئے توجہ دلائی کہ آئندہ تربیتی کلاس میں زیادہ سے زیادہ ممبرات حصہ لینے کی کوشش کریں۔ کیونکہ تربیتی کلاس میں حصہ لینے والی ممبرات ہی فریضہ تبلیغ کے لئے تیار ہوں گی۔

آخر میں آپ نے ہر حلقہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

دُعا کے بعد یہ مشترکہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ چاروں حلقہ جات کی حاضری اس طرح رہی۔ حلقہ عـ۱ ۸۳٪۔ حلقہ عـ۲ ۷۲٪۔ حلقہ عـ۳ ۸۲٪۔ حلقہ عـ۴ ۷۵٪۔ ٭

ہاری پاریگام کشمیر میں بائیس ۲۲ افراد کا قبولِ احمدیت

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور لکھتے ہیں کہ نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے خاکسار کی دو ماہ کے لئے ہاری پاریگام میں تقرری کے دوران تبلیغی مساعی میں تیزی پیدا ہوئی غیر از جماعت افراد کو جماعتی تعلیمات سے روشناس کیا گیا۔ نتیجۃً ایک ماہ کے مختصر سے عرصہ میں بفضلہٖ تعالیٰ بائیس ۲۲ افراد کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ نومبائعین کی استقامت کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔ ٭

بمقام میلاپالیم ایک تقریبِ نکاح میں وسیع پیمانہ پر تبلیغ

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میلاپالیم کے مکرم مفتاح الاسلام صاحب کی بچی عزیزہ عائشہ بیگم کا نکاح عزیزم منیر احمد صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان ابن مکرم حسن ابراہیم صاحب کے ساتھ مورخہ ۱۵/۹/۸۵ بروز اتوار مبلغ ۱۲۵۰۱/- روپے حق مہر پر پڑھا۔

مکرم مفتاح الاسلام صاحب اس علاقہ کے ایک معزز ہندو خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا سابقہ نام شنکر تھا۔ خدا تعالیٰ نے دو سال قبل انہیں اپنے بچوں کے ساتھ احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام مفتاح الاسلام۔ ان کی دونوں بچیوں (چترا اور شانتی) کے نام عائشہ اور خدیجہ اور لڑکے (موروگن) کا نام صباح الاسلام تجویز فرمایا۔ ان کی اہلیہ صاحبہ اب تک اس رُوحانی خزانہ سے محروم ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی قبولِ احمدیت کی توفیق دے آمین۔

خاکسار نے خطبہ نکاح میں فلسفہ نکاح بیان کرنے کے بعد تعدد ازدواج' طلاق' قومی یکجہتی' اتحاد بین المذاہب کے لئے جماعت احمدیہ کی عالمگیر مساعی' کلکی اوتار اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ویدوں کی پیشگوئیاں وغیرہ اُمور پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ میلاپالیم نے موقعہ و محل کے مطابق ہندوؤں میں تبلیغ کی غرض سے ایک پمفلٹ بھی شائع کر کے وسیع پیمانے پر تقسیم کیا۔

اس خوشی میں مکرم حسن ابراہیم صاحب نے مختلف مدات میں /۳۰ روپے ادا کئے۔ فجزاہ اللہ خیرًا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور اس تقریب کے مفید نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین ٭

ہفتہ قرآن مجید لجنہ اماء اللہ قادیان

مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ قادیان رقم طراز ہیں:۔
حسبِ معمول امسال بھی ماہِ اگست ۱۹۸۵ء میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ خاکسار نے محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان اور دیگر عہدیداران کو ساتھ لے کر چاروں حلقہ جات اور کوٹھی دارالسلام تک کا راؤنڈ لگا کر قرآن مجید کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیا۔ خدا کے فضل سے قادیان کی ممبرات خود بھی قرآن مجید جانتی ہیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن مجید پڑھانے میں کوشش کر رہی ہیں۔ اکثر چھ سات سال کے نونہال بچے بچیوں نے قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا ہے۔ باقی پڑھ رہے ہیں۔ سولہ سال سے اوپر والی ممبرات ترجمہ جانتی ہیں۔ یا شروع کر چکی ہیں۔ لجنہ قادیان کی ممبرات کی تعداد ۳۶۸ ہے۔ جن میں سے آٹھ ممبرات ایسی ہیں جو پڑھنے سے معذور ہیں نو ممبرات ایسی ہیں جو بار بار توجہ دلانے کے بعد اب قاعدہ یا قرآن مجید شروع کر چکی ہیں۔ الحمد للہ اس سال کی کوشش کے نتیجہ میں ایک ممبر نے قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا ہے اور چار ممبرات باقاعدگی سے یسرنا القرآن شروع کر کے پڑھ رہی ہیں۔

مردانہ جلسہ ہفتہ قرآن مجید میں تمام ممبرات لجنہ نے شرکت کی۔
اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور ہماری بہنوں کے ذہنوں کو جلا بخشے۔ آمین ٭

جلسہ "یوم اُمہات" اور "ہفتہ قرآن مجید" لجنہ اماء اللہ بنگلور

مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۲/۹/۸۵ کو دار الفضل میں جلسہ "یوم اُمہات" کا آغاز محترمہ وسیم النساء صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ خاکسار سلیمہ بیگم اور محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ نے تربیتی مضامین پڑھے۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● ... مورخہ ۲۵/۸/۸۵ کو دار الفضل ہی میں جلسہ ہفتہ قرآن مجید کا آغاز خاکسار سلیمہ بیگم کی تلاوت سے ہوا۔ درس حدیث کے بعد محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ' محترمہ اقبال النساء صاحبہ' محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اور خاکسار نے مختلف عنوانات پر روشنی ڈالی اور عزیزہ فاطمہ نے نظم پڑھی۔ دُعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ٭

رنگم پیٹھ (کرناٹک) میں تبلیغی مساعی

مکرم ... شفیق صاحب تیماپور سے تحریر کرتے ہیں کہ ۵/۹ اکو رنگم پیٹھ شیخ مسجد میں ایک تبلیغی اجتماع ہوا جس میں خاکسار کی زیر نگرانی جماعت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس موقعہ پر جماعت کے خدام نے کافی تعاون دیا۔ فجزاہم اللہ خیراً۔ اللہ تعالے ان حقیر کوششوں کو قبول فرما دے۔ آمین۔

تامل ناڈو میں تبلیغی سرگرمیاں

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مدراس سے تحریر کرتے ہیں کہ مدراس سے ۱۲۰ کیلومیٹر دور آتکفونامی شہر کے ایک ذی اثر غیراز جماعت دوست مکرم صاحب جی صاحب کی دعوت پر ایک تبلیغی وفد جو مکرم مولوی محمد علی صاحب۔ مکرم نورالدین صاحب صدر جماعت۔ مکرم محی الدین نعیم صاحب اور خاکسار پر مشتمل تھا' وہاں پہنچا۔ پچھلے کئی سالوں سے جماعت کا رسالہ "راہِ امن" وہاں جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے مکرم صاحب جی صاحب کے ساتھ میری دیرینہ خط و کتابت تھی۔ موصوف نے مجھے لکھا کہ اس علاقہ کے ۲۶ علماء ان سے وفات مسیح کے موضوع پر مناظرہ کرنے کو تیار ہیں۔ مگر وہاں جانے پر کوئی ہم سے گفتگو کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ البتہ محترم صاحب جی صاحب کے اپنے مکان پر چند لوگ جمع ہوئے اور وہاں کے پیش امام صاحب سے گفتگو ہوئی۔ بالآخر وہ بھی لاجواب ہو کر چلے گئے۔ پورے شہر میں احمدیت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے۔

اجتماع جمعیۃ المسلمین میں نمائندہ جماعت احمدیہ کی تقریر

مکرم مولوی نذیر الاسلام صاحب مبلغ سانتھاں اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۲/۹/۸۵ کو غیر احمدیوں کا اجتماع "جمعیۃ المسلمین" علاقہ علی گڑھ کے ایک گاؤں الہ پور میں منعقد ہوا۔ جس میں بہت دور دور سے غیر احمدی عالم آئے ہوئے تھے۔ سب سے پہلی تقریر ہماری طرف سے مکرم ماسٹر ریاض احمد خان صاحب سیکرٹری تبلیغ نے کی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس غلط فہمی کا ازالہ کیا کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی۔ آپ نے دیگر مذاہب پر اسلام کی فضیلت کے بارے میں بھی روشنی ڈالی۔ ازاں بعد ایک غیر احمدی مُلّا اسٹیج پر آیا اس نے موضوع سے ہٹ کر بے تکی تقریر کی اور جماعت احمدیہ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ جس پر حاضرین مجلس سخت برہم ہو گئے اور کہا کہ آئندہ اس مُلّا کو کبھی اسٹیج پر بولنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ ہم ماسٹر ریاض صاحب کو دوبارہ موقعہ دیں گے۔ تاکہ وہ اپنی تعلیم اور جماعت کے بارے میں بیان کر سکیں۔

مکرم ماسٹر ریاض صاحب نے اپنی دوسری تقریر میں حدیث شریف علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء پیش کر کے اس کا مفہوم واضح کیا۔ اور تمام مذاہب کی کتابوں سے مسیح موعود کے ظہور کی بابت پیشگوئیاں بیان کیں۔ سب علماء خاموشی سے تقریر سن رہے تھے۔ کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا جس کا تمام حاضرین مجلس پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ آخر میں مکرم ماسٹر صاحب نے وفات مسیح کے تعلق سے بعض سوالات کے بڑے خوشنما انداز میں جواب دیئے۔ اللہ تعالیٰ بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

گوا میں ایک سعید رُوح کا قبول احمدیت

مکرم حضرت صاحب منڈاسگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی رقم طراز ہیں کہ خاکسار کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ VALPOI (گوا) کے ایک مخلص دوست غضنفر حسین خان صاحب پولیس اسسٹنٹ سب انسپکٹر (Asst. Police Sub Inspector) کو قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ آپ کی بیعت گزشتہ عیدالفطر کے مبارک دن یعنی ۲۰ احسان (جون) ۱۳۶۴ ہش کو احباب جماعت ہبلی کی موجودگی میں بعد نماز عید عمل میں آئی۔ آپ نے بیعت سے ایک ماہ قبل خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے مکان پر تشریف آوری ... دیکھا تھا

قارئین سے موصوف کی استقامت کے لئے درخواست دعا ہے۔

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کی یاد میں

از مکرم سید محمد عبدالباقی صاحب جیوڈیشیل مجسٹریٹ درجہ اول پٹنہ

آج سے قریب ۱۵ برس قبل ۱۹۷۰ء کی بات ہے جبکہ خاکسار نے اہلیہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوا تھا۔ اُس وقت نہ خاکسار کو جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے پوری واقفیت تھی اور نہ جلسہ سالانہ کی پُرکیف روحانی فضا سے۔ البتہ دل میں یہ خواہش ضرور تھی کہ جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ میں شرکت کروں۔ یہ محض اللہ تعالے کا خاص فضل تھا کہ اُس نے ۱۹۷۰ کے ہی جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ میں خاکسار کو مع اہلیہ شریک ہونے کا معجزانہ طور پر انتظام فرما دیا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ۔

جلسہ سالانہ قادیان کے آخری دن یہ اعلان کیا گیا کہ حکومت پاکستان نے جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے ۲۰۰ افراد پر مشتمل قافلہ کی اجازت دی ہے۔ ۱۹۷۰ء کے اس جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد قریب اڑھائی لاکھ تھی۔ ہندوستان کے اکثر احمدی احباب کو اسٹیج ٹکٹ دیا گیا تھا جس کی وجہ سے خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ جن میں محترم حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کا بھی ایک وجود تھا۔

جلسہ کا پہلا دن اور پہلا اجلاس تھا۔ اسٹیج بزرگان سلسلہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور سب کی نظریں اپنے پیارے امام کی آمد کی منتظر تھیں۔ خاکسار حضرت چوہدری صاحبؓ سے پہلے سے متعارف نہیں تھا۔ اس لئے اسٹیج پر موجود ایک بہت ہی مخلص بزرگ مکرم جناب احقر صاحب سے بار بار دریافت کرتا رہا کہ حضرت چوہدری صاحب تشریف لا چکے ہیں یا نہیں۔ دل میں بار بار یہ خیال آتا تھا کہ بین الاقوامی عدالت کے صدر حضرت چوہدری صاحب جب جلسہ گاہ کے اسٹیج پر تشریف لائیں گے تو ان کے آگے پیچھے سینکڑوں احباب ہوں گے اور یہاں پر موجود احباب ان کا پُرجوش استقبال کریں گے۔ اسی خیال میں گم خاکسار محترم حضرت چوہدری صاحب کی آمد کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا کہ وقت مقررہ پر ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تشریف لے آئے۔ احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا فلک شگاف اسلامی نعروں سے استقبال کیا۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہو گئی پیارے امام سے اتنے قُرب کے سُرور میں تمام دیگر خیالات دل سے دور ہو گئے۔

جب یہ اجلاس ختم ہونے کے قریب پہنچا تو حضرت چوہدری صاحبؓ کے بارے میں خاکسار نے پھر اپنے پاس بیٹھے بزرگ سے دریافت کیا۔ اس پر انہوں نے انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ آپ تو کب کے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ وہ دیکھو اسٹیج کے کونے میں فرش پر بیٹھے ہیں۔ پہلے تو خاکسار کو یقین ہی نہیں آیا۔ کیونکہ دل و دماغ میں محترم چوہدری صاحبؓ کے وجود سے متعلق ایک بالکل ہی مختلف نقشہ بنا ہوا تھا۔ بہرحال اُن کی کشش نے مزید کچھ سوچنے کا موقع دیئے بغیر مجھے یکبارگی اپنی طرف کھینچ لیا۔ آپ ایک معمولی پائجامہ' شیروانی اور ترکی ٹوپی میں ملبوس ناچیز کی طرح اسٹیج کے ایک کونے میں فرش پر تشریف فرما تھے۔ خاکسار نے حضرت چوہدری صاحبؓ کی خدمات میں حاضر ہو کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عرض کیا اور اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ خاکسار بہار (بھارت) سے آیا ہے اور ان دنوں وہاں وکالت کرتا ہے حضرت چوہدری صاحبؓ نے خاکسار کو حد درجہ خلوص اور محبت سے نوازا اور تمام حالات تفصیل سے دریافت فرمائے۔ جب آپ کو خاکسار کے نو احمدی ہونے کا علم ہوا تو آپ بے حد خوش ہوئے اور مبارکباد کے ساتھ ساتھ بے شمار دعائیں دیں۔

خاکسار نے موقع غنیمت پا کر آپ سے مؤدبانہ عرض کی کہ خاکسار کی دلی خواہش ہے کہ آپ کی ایسی خواہش ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اُسی وقت اسٹیج پر موجود ایک احمدی دوست نے فوراً خاکسار کی ایک تصویر حضرت چوہدری صاحبؓ کے ساتھ کھینچی جو آج بھی خاکسار کے پاس بطور یادگار ہے اور قبل ازیں مختلف اخبارات اور خاکسار کے کتابچہ "ضرورت نبوت" اجرائے نبوت اور انجام انکار نبوت از رُوئے قرآن کریم' میں شائع ہو چکا ہے۔

حضرت چوہدری صاحبؓ کی حد درجہ عاجزی و انکساری آج بھی اُن کی یاد دلاتی ہے اور یقین نہیں ہوتا کہ آج وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہو چکے ہیں۔ بارگاہِ الٰہی میں دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ محترم حضرت چوہدری صاحبؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آپؓ کے عزیز و اقارب اور تمام احمدیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۴۷۵۶۱ — مَیں فاطمہ زہرہ رشید زوجہ ڈاکٹر عبدالرشید بدر قوم احمدی پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{84}$ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت درج ذیل جائیداد ہے جس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۱) طلائی زیور وزن ساٹھ گرام قیمت موجودہ مبلغ /۱۰۰۰۰ روپے۔

(۲) حق مہر مبلغ سات ہزار روپے بذمہ خاوند ڈاکٹر عبدالرشید بدر ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار فی الحال پریکٹس یا سروس نہیں کر رہی ہے اور خاکسار کو اپنے خاوند سے مبلغ /۵۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔

خاکسار اس آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہے۔ نیز وعدہ کرتی ہوں کہ تا مرگ جو بھی آمد خاکسار کو حاصل ہوگی یا جو بھی جائیداد خاکسار بنائے گی اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ جو بھی میرا ترکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہی ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ڈاکٹر عبدالرشید بدر	فاطمہ زہرہ رشید	مولوی محمد حفیظ بقاپوری

وصیت نمبر ۲۶۸۳ ۱۴ء — مَیں امۃ النعیم زوجہ شیخ زین العابدین قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{29}{4/84}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ۔

میری وفات پہ میری کل متروکہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی گلے کا ہار ایک تولہ قیمت	۲۰۰۰
مہر بذمہ خاوند	۱۰۰۰
کل میزان تین ہزار روپے	۳۰۰۰

اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ	امۃ النعیم بیگم	احمد اللہ خادم سیکرٹری تحریک جدید

وصیت نمبر ۱۴۲۸۱ — مَیں شیریں باسط زوجہ عبدالباسط قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کٹک ڈاکخانہ کٹک ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{4/84}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ۔

میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند	۵۰۰۰
زیور طلائی - ہار ۴ - مٹر مالا ۲ - جھمکا ۲ - چوڑی ۵ - مالا ۵ - متفرق ۱ = ۲۲ تولہ	۲۵۷۰۰
زیورات نقرئی دو عدد پازیب ۷۰ تولہ	۲۳۱۰
زیورات موتی ۲ عدد موتی	۱۷۰

اس کے علاوہ میری جائیداد غیر منقسم شدہ ہے مجھے یہ جائیداد مل جائے گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مَیں کالج میں بطور لیکچرار ہوں اور مجھے ماہوار /۹۶۵ روپے ملتے ہیں۔ مَیں تا وصیت اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جاوے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ	شیریں باسط	عبدالباسط خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۲۷۴ — مَیں سید جمیل احمد ولد مکرم سید ہمام الدین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ جمشید پور ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{4/84}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۱۲۰۰ روپے ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ڈاکٹر سید حمید الدین	جمیل احمد	ناصر احمد صدر جماعت احمدیہ جمشید پور

وصیت نمبر ۱۴۳۳۴ — مَیں امت بی بی زوجہ ابرار احمد خان صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{4/84}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے

ہار طلائی $1\frac{1}{2}$ تولہ قیمت اندازاً	۳۰۰۰
گھریلو سامان ″ ″	۴۰۰
حق مہر بذمہ خاوند	۱۱۰۰
کل میزان	۴۵۰۰

اس کے علاوہ میری غیر منقولہ زمین و جائیداد نہیں ہے۔ مَیں مندرجہ بالا جائیداد کا $\frac{1}{10}$ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور اگر آئندہ مَیں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو مجلس کارپرداز کو اس کی اطلاع کرتی رہوں گی اور اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ علاوہ ازیں میرے خاوند کی طرف سے مجھے اس وقت ماہانہ /۱۰ روپیہ جیب خرچ ملتا ہے۔ مَیں اس کا $\frac{1}{10}$ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ	امت بی بی	ابرار احمد خان

وصیت نمبر ۱۴۳۷۴ — مَیں باسنا بی بی زوجہ ہارون خان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{4/84}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ اور غیر منقولہ جائیداد دو مال زمین میرے نام ہے جو میرے خاوند مرحوم نے حق مہر کے عوض لکھ دیئے تھے جس کی اندازاً قیمت /۱۰۰۰۰ روپے ہے۔ مَیں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور اس زمین سے جو آمدنی ہوتی رہے گی اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ مرکز کو بھجواتی رہوں گی۔ انشاء اللہ۔

اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں اور کوئی جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ	باسنا بی بی	عبدالصمد خان

وصیت نمبر ۳۵ ۷ ۱۴ :— میں زینب نسرین زوجہ مکرم ڈاکٹر انوار احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور خانپور ملکی ضلع مونگھیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ / ۴ / ۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی کانٹے ۸ گرام کان کی بالیاں ۳ گرام انگوٹھی ۲/۱ ۲ گرام نتھ ایک گرام کل وزن ۲/۱ ۱۷ گرام قیمت	۳۵۰۰ــــ۰۰
زیور نقرئی پازیب ۳ تولہ قیمت	۱۰۵ــــ۰۰
مہر بذمہ خاوند	۳۰۰۰ــــ۰۰
کل میزان	۶۶۰۵ــــ۰۰

اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہونگی۔ نیز اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کرونگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
مستفیض احمد	زینب نسرین	انوار احمد

وصیت نمبر ۱۴۲۴۶ :— میں اے پی ایم سارو زوجہ کے پکو صاحب قوم موپلا پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۸۲ ساکن ٹیلیچری ڈاکخانہ ٹیلیچری ضلع کینانور صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ / ۴ / ۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی ۸ ۱۴ گرام موجودہ قیمت ـــ۹۶۰۰ روپے

۲۔ حق مہر کی رقم زیورات میں شامل ہے۔

اس کے علاوہ میری کوئی مستقل آمد نہیں ہے۔ انشاء اللہ آئندہ میری جو بھی آمد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ایم کنہا مو صدر جماعت احمدیہ	اے پی ایم سارو	وی محمد

وصیت نمبر ۱۴۷۵۰ :— میں محمد عبیداللہ ولد محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی قوم مسلمان پیشہ فی الحال بے روزگار عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ / ۶ / ۸۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ صرف جیب خرچ پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
منظور احمد گجراتی	محمد عبیداللہ	عبدالقدیر

ناظر بیت المال خرچ قادیان

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر

قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانے والے مخلصین

عیدالاضحیہ ۱۹۸۵ء کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء بغرض دعا ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے اور ان کے اخلاص واموال میں برکت عطا فرمائے آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

نام		تعداد جانور
مکرم عبدالسلام صاحب	برطانیہ	دو
״ حمید اے بھٹی صاحب	״	ایک
״ رانا سعید احمد خانصاحب	״	״
״ لعل دین صاحب	״	״
״ نسیم احمد باجوہ صاحب	״	״
״ بشیر الدین احمد صاحب	״	دو
״ منیر نورز صاحب	״	ایک
محترمہ عابدہ منیر صاحب	״	״
مکرم فیروز محی الدین صاحب	״	״
״ کیپٹن محمد حسین چیمہ صاحب	״	״
״ منور اے گلزار صاحب	״	״
״ چوہدری انور احمد کاہلوں صاحب	״	دو
״ چوہدری آفتاب احمد صاحب	״	ایک
محترمہ سعیدہ شیخ صالح محمد صاحب	״	״
״ امۃ الحفیظ سلام صاحبہ	״	״
مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب	״	״
״ عبدالرشید بھٹی صاحب	״	״
״ چوہدری رحمت خانصاحب	״	״
״ سلیمان نعیم احمد صاحب	״	״
״ عبدالحق صاحب	״	״
״ منصور اے ندیم خانصاحب	״	״
״ سردار بشارت احمد صاحب	״	״
״ نظام الدین صاحب لودھوں	״	״
״ غلام رحمانی صاحب	״	״
״ منظور الحق خانصاحب	״	״
״ سید خورشید احمد صاحب برائے محمد سلیم صاحب	״	״
״ نذیر احمد صاحب کھوکھر مرحوم بذریعہ ڈاکٹر محمود علی خانصاحب	״	״
״ ڈاکٹر حبیب علی خانصاحب	״	״
״ مظفر احمد صاحب کھوکھر	״	״
״ چوہدری اعجاز احمد صاحب	״	״
محترمہ اکبری اسمٰعیل صاحبہ	״	״
مکرم ڈاکٹر سعید احمد خانصاحب	״	دو
״ ״ قمر الدین صاحب	״	ایک
״ ״ ״ برائے والد مرحوم	״	״

نام		تعداد جانور
مکرم محمد شریف اشرف صاحب	برطانیہ	ایک
محترمہ سلیمہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مرزا ایوب بیگ صاحب	״	״
مکرم منور صاحب مع اہلیہ	״	״
״ نعیم احمد صاحب امینی	״	چار
״ عبدالرحمٰن صاحب آف ماریشش	״	ایک
״ حامد علی شیخ صاحب	״	״
״ چوہدری فضل داد صاحب مرحوم	״	״
״ بشیر بھاگیلو صاحب	״	״
״ علی احمد صاحب برائے والدہ ۔ بھائی مرحومین	״	دو
محترمہ رضیہ ملک صاحبہ	״	ایک
مکرم عبدالغنی صاحب	״	״
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ	״	״
״ منظم چاند رفیق صاحبہ	״	״
مکرم ڈاکٹر محمود ظفر صاحب	״	״
״ اے بی بھٹی صاحب	״	״
״ عبدالحمید نگیاں صاحب	״	״
״ خالد اے باجوہ صاحب	״	״
״ چوہدری طاہر احمد صاحب	״	״
״ ״ رشید احمد صاحب	״	״
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ	״	״
مکرم محمد اکرم احمدی صاحب	״	״
״ ناصر احمد صاحب گلزار	״	״
״ عبدالقادر طاہر صاحب	״	״
״ مشہود احمد صاحب گلزار	״	״
״ ناصر احمد صاحب	״	״
״ خالد حیات صاحب	״	״
״ بشیر اے حیات صاحب	״	״
״ حمید ملک صاحب	״	״
״ بی اے مرزا صاحب	״	״
״ آفتاب احمد خان صاحب	״	״
محترمہ شمسہ نعیمہ صاحبہ	״	״
مکرم شیخ گلزار احمد صاحب	״	״
״ منور احمد صاحب	״	״
״ محمد یوسف صاحب	״	״

بدر کی توسیع اشاعت آپکا جماعتی فرض ہے

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH:- 275475
RESI:- 273903 CALCUTTA-700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

کیا تضرع اور توبہ سے نہیں ٹلتا عذاب؟ کس کی یہ تعلیم ہے دکھلاؤ تم مجھ کو شتاب

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

- الیکٹریکل انجینئرس۔
- لائسنس کنٹراکٹس۔
- الیکٹرک ورکنگ
- موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.B. ROAD, VERSOVA
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 ٹیلیفون نمبرز **BOMBAY-58.**

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام صفحہ ۱۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہال نمبر ۵-۲-۱۸ فلک نما حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگولین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے:- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکٹر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS.
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI-571201
PHONE:- OFFICE:- 800
RESI:- 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ، مردانہ)۔ بینڈ بیگ۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کی

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

13-SANTHOME HIGH ROAD,
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360
74350

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۵-۲۰ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷۔ فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

بہ تشکر: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT

GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558. } BANGALORE - 2.

حیدر آباد میں فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱-۱۶-۲۸۷ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ: نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

"ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے۔"

(کشتی نوح)

NIR ®

CALCUTTA -15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ہر شید ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!